SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, June 15, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past five in the evening with Mr. Acting Chairman (Mr. Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وآت ذا القربیٰ حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرًا۔ انّ المبذرین کانوآ اخوان الشیطین وکان الشیطٰن لربہ کفوراً۔ واما تعرضنّ عنہم ابتغآء رحمۃٍ من ربک ترجوھا فقل لھم قولا میسورًا۔ ولا تجعل یدک مغلولۃً الیٰ عنقک ولا تبسطھا کلّ البسط فتقعدملوماً محسورًا۔ انّ ربک یبسط الرزق لمن یشآء یقدر انہ کان بعبادہٖ خبیرًا بصیرًا۔

ترجمہ: رشتہ دار کو اس کا حق دو اورمسکین اور مسافرکو اس کا حق ۔ فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اگر ان سے (یعنی حاجت مند رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں سے) تمہیں کترانا ہو، اس بناء پر کہ ابھی تم اللہ کی اسرحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو، تو انہیں نرم جواب دے دو۔ نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, June 15, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past five in the evening with Mr. Acting Chairman (Mr. Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

وات ذا القربیٰ حقّه والمسکین وابن السّبیل ولا تبذّر تبذیرًا۔ انّ المبذّرین کانوآ اخوان الشّیطین وکان الشّیطٰن لرّبه کفوراً۔ وامّا تعرضنّ عنهم ابتغآء رحمةٍ مّن رّبک ترجوها فقل لّهم قولا مّیسورًا۔ ولا تجعل یدک مغلولةً الیٰ عنقک ولا تبسطها کلّ البسط فتقعدملوماً محسورًا۔ انّ ربّک یبسط الرّزق لمن یّشآء یقدر انّه کان بعبادهٖ خبیرًا بصیرًا۔

ترجمہ: رشتہ دار کو اس کا حق دو اورمسکین اور مسافر کو اس کا حق ۔ فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں' اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اگر ان سے (یعنی حاجت مند رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں سے) تمہیں کترانا ہو' اس بناء پر کہ ابھی تم اللّٰہ کی اس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو' تو انہیں نرم جواب دے دو۔ نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے

باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔ تیرا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور انہیں دیکھ رہا ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل(آیات ۲۵ تا ۳۰)

جناب قائم مقام چیئرمین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ گزشتہ روز سینیٹ میں جو دو واقعات ہوئے تھے، اس سلسلے میں، میں آپ کو up date کرتا جاؤں، جیسے ہمارے صوبے میں کہتے ہیں کہ حال احوال دیتا جاؤں۔، کل اجلاس کی adjournment کے بعد شیر افگن صاحب میرے Chamber میں آئے تھے ،میرے Office میں آئے تھے ، جو آپ کا Office ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں میں آپ کی مرضی سے بیٹھا ہوا ہوں ، انہوں نے مجھ سے معذرت کی اور میں نے بھی کھلے دل کے ساتھ کہ میرے پاس ایک سفید ریش آیا تھا، ان کا احترام کرتے ہوئے، درگزر کیا ہے تاکہ معاملہ ادھر ہی ختم ہو جائے اور ہم پھر نئے سرے سے اس ایوان کو آگے لے کر بڑھیں۔ اس لیے میں اپوزیشن سے urge کروں گا کہ آئیں اور ایوان کی کارروائی میں حصہ لیں۔ میر اسرار اللہ صاحب! آپ انہیں جا کر اطلاع دے دیں۔

(قدرے توقف سے)

(اس موقع پر اپوزیشن ایوان میں واپس آ گئی)

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین، مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ کل ہاؤس دونوں اطرافنے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور اس ہاؤس کو تقویت پہنچائی۔ کوئی بھی اس seat پر بیٹھے گا تو وہ آپ ہی کے تعاون اورتقویت سے آگے بڑھے گا اور اس کی یہ کوشش رہی ہے، میں بھی یہ کوشش کر رہا ہوں اورمستقبل میں بھی رہے گی کہ ایوان کی عزت بڑھے اور ہم ایک اپنی شناخت عزت اور احترام، انسانی رشتوں، پارلیمانی روایات اور سب دوستوں کو ساتھ لے کر چلنے کے حوالے سے بنائیں۔ سب دوستوں کا شکریہ کہ ہم لوگوں نے اپنے ایوان کا تقدس برقرار رکھا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Sir, Point of Order. I want to bring it in your notice that the order of the Supreme Court which was brought before this House through me and that was not implemented regarding the Margalla Tower.

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Acting Chairman: I think, we all are aware of it and we will take it up. The Supreme Court is a supreme body of the country and we have to respect and honour its decisions. We now may take up questions, please.

میں تمام اراکین کے گوش گزار کر دوں کہ آج مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ عمر ایوب صاحب قومی اسمبلی میں مصروف ہیں اور میری اطلاع کے مطابق انہوں نے آج سینیٹ کی سفارشات پر بھی ایک بیان دینا ہے۔ اس لیے وہ آج اس ایوان میں نہیں آ سکیں گے۔ انہوں نے گزارش کی ہے کہ ان کے سوالات defer کر دیے جائیں کیونکہ وہ قومی اسمبلی میں committed ہیں۔ اس لیے ان کے سارے سوالات defer کیے جاتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب والا! Point of Order

جناب قائم مقام چیئرمین: صفدر عباسی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب والا! میں آپ سے ایک عرض کرتا چلوں کہ شاید کل House prorogue ہو جائے گا اور اگر آج یہ سوالات نہ آ سکے تو اگلے session کے لئے نیا notice دینا پڑے گا، اس لیے میری request ہو گی کہ اگر fresh notice waive off کر دیں تو اس سے ہوگا کہ اس طرح یہ اگلے session میں automatically آ جائیں گے۔ میرے خیال میں یہ نئی روایت ہو گی تاہم ہاؤس کے دونوں اطراف کی consent چاہیے اور دونوں اطراف کے دوست یہی چاہیں گے کہ waiver دیا جائے اور consider them as fresh question for the coming session. تو عمر ایوب صاحب کے سارے سوالات defer ہو گئے

for the coming session.

اس کے بعد سوال نمبر 31 آتا ہے۔ آپ ان کے behalf پر پوچھ لیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، سوال نمبر 31 ۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب والا!

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں ۔ یہاں کوئی Minister, Establishment Division کی طرف سے جواب دیں گے۔ کامل علی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور)، میں ان سوالات کے بارے میں briefing نہیں لے سکا۔ یہاں میرے متعلقہ تین چار questions ہیں اور میں اس معاملے میں busy تھا' اس لیے ان سوالات کے متعلق briefing نہیں لے سکا۔ میرا خیال ہے کہ اسے بھی defer کر دیا جائے۔ ویسے جواب تو موجود ہے لیکن supplementary کے لیے میں نے briefing نہیں لی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب والا! supplementary کے بغیر تو بات نہیں بنتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ہاں' supplementary کے بغیر نہ چاشنی ہوتی ہے اور نہ معلومات کا پتا چلتا ہے۔ اگر ایوان اجازت دیتا ہے تو ہم یہ سوالات بھی defer کر دیتے ہیں کیونکہ وہ آج یہاں نہیں ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: جی' مہربانی کر کے انہیں بھی defer کر دیں۔

Mr. Acting Chairman: So, we will see these questions again in August and *Insha Allah,* we will get together in August.

اگر رضا ربانی صاحب نے اس سے پہلے حاضر کر لیا تو اس میں ان سوالات کو لے آئیں گے۔

Question No. 32. Mr. Muhammad Ismail Buledi. I think, it is taken as read.

32. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 19-05-06 at 1.04 p. m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state the number of import and export licences issued during the last 5 years with province-wise break up?

Mr. Humayun Akhtar Khan: No import and export licenses have been issued during the last 5 year, as the system of issuance of import and export licenses had been dispensed with *w.e.f.* 17th July, 1993 with the abolition of defunct Office of Chief Controller of Import and Export (CCI&E).

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، حاجی صاحب! پہلے میں سوال کر لوں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، کر لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب والا! میں تھوڑا سا digress کروں گا کیونکہ میں ہمایوں اختر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھانا چاہ رہا ہوں۔ اس سوال کا تو انہوں نے بڑا expressive جواب دے دیا ہے۔ جناب والا! میں نے پہلے بھی ان سے related ایک issue اٹھایا تھا اور انہوں نے اس وقت بھی assure کیا تھا کہ ہم اس کو دیکھیں گے لیکن معاملات وہیں کے وہیں پھنسے ہوئے ہیں۔

جناب والا! یہ issue freight subsidy کا ہے۔ Ministry of Commerce سے announcements آتی جا رہی ہیں کہ ہم فلاں سیکٹر کو بھی freight subsidy دے رہے ہیں اور فلاں کو بھی freight subsidy دے رہے ہیں لیکن میں ان کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا کہ انہوں نے originally freight subsidy announce کی تھی non-traditional items پر جن کی مختلف ممالک میں export کم ہوتی ہے۔ میرے کئی دوستوں نے مجھے approach کیا ہے اور وہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ جو freight subsidized ہیں' جو انہوں نے auditor بنائے ہوئے ہیں' وہ ان auditors کے پاس پھنسی ہوئی ہیں۔ اگر یہ repeated چھ سات مہینے کی correspondence کے بعد نکلتی ہیں تو پھر بنک میں پیسہ نہیں ہوتا ہے۔ میرا یہ سوال ان کے آج کے جواب سے directly relate نہیں کرتا لیکن میری ان سے request ہے کہ کم

از کم وہ اس چیز کو دیکھیں کیونکہ وہ معاملات ابھی تک وہیں پھنسے ہوئے ہیں۔ kindly وہ ذرا اس میں initiative لیں اور اپنے good offices استعمال کریں اور جو پرانے freight subsidy کے case پھنسے ہوئے ہیں، ان exporter کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہمایوں اختر صاحب۔

جناب ہمایوں اختر خان(وفاقی وزیر برائے تجارت): جناب والا! ان کا سوال، اس سوال سے تو related نہیں ہے لیکن چونکہ ایک honourable member نے پوچھا ہے تو میں اس کا جواب دے سکتا ہوں کیونکہ میرے پاس اتنی information ہے۔ سبسڈی سکیم غالباً تیس ستمبر ۲۰۰۵ء میں expire ہو گئی تھی جو existing تھی۔ اس وقت ایک revised scheme under consideration ہے جسے ہم چند ہفتوں میں probably Trade Policy میں دوبارہ لے آئیں گے۔ جو ہماری commitment تھی تیس ستمبر تک، وہ ہم honour کریں گے۔ میں assure کرتا ہوں اس ایوان کو۔ ہمارے جو auditing procedures ہیں، وہ کافی cumbersome ہیں، ان کو ہم نے کچھ بہتر بھی بنایا تاکہ genuine claim کافی تیزی سے نکل سکے۔ پیسے کی کمی نہیں ہے۔ پیسہ کی allocation موجود ہے۔ میں آپ کو اور معزز رکن from Sindh کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم جلد سے جلد outstanding claims dispose of کر دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ اور کوئی سپلیمنٹری؟ There is no other supplementary, we move forward to leave applications میں پڑھ لیتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال نمبر ۳۴۔ Please on behalf of Dr. Kausar Firdous

34. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 19-05-06 at 1.25 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state the value of Pakistani imports during the last three years indicating also the names of the countries concerned?

Mr. Humayun Akhtar Khan: Pakistan's imports during the last three years are as follows:—

Years	Total Imports (US$ billion)
2002-03	12.2
2003-04	15.6
2004-05	20.6

The names of the source countries of these imports are annexed.

Annexure

Direction of Imports	Direction of Imports
American Region	Nicaragua
Anguilla	Panama
Antigua and Barbuda	Paraguay
Argentina	Peru
Aruba	Puerto Rico
Bahamas	St. Lucia
Barbados	St.Kitts and Nevis
Belize	St.Pierre & Miquelon
Bermuda	St.Vincent/Grenadine
Bolivia	Suriname
Bouvet Island	Trinidad and Tobago
Brazil	Turks & Caicos Is.
British Virgin Is.	U.S.America
Canada	Uruguay
Cayman Islands	US.Virgin Islands
Chile	Venezuela,Bolivar.R
Colombia	S.Georgia S.Sand w.Is

Costa Rica
Cuba
Dominica
Dominican Republic
Ecuador
El Salvador
Falkland Is.Malvinas
French Guiana
French West Indies
Greenland
Grenada
Guadeloupe
Guatemala
Guyana
Haiti
Honduras
Jamaica
Martinique
Mexico
Montserrat
Netherlands Antilles

Europe

European Union

Austria
Belgium
Cyprus
Czech Republic
Denmark
Estonia
Finland
France
Germany
Greece
Hungary
Ireland
Italy
Latvia
Lithuania
Luxembourg
Malta
Netherlands

Direction of Iports

Polan
Portual
Slovkia/Slovak R.
Sloenia
Spin
Seden
Uited Kingdom

Easern Europe

Armenia
Belarus
Bulgaria
Georgia
Republic of Maldova
Romania
Russian Federation

Direction of Imports

As...

E.C.O.

Afghanistan
Azerbaijan
Iran (Islamic R.)
Kazakstan
Kyrgyzstan/Kyrgyz R.
Tajikistan
Turkey
Turkmenistan
Uzbekistan

S.A.A.R.C.

Bangladesh
Bhutan
India
Maldives

Ukraine

North Europe

Andorra
Faeroe Islands
Iceland
Norway
Svaibard/Jan May.Is.

Southern Europe

Albania
Bosnia & Herzegovina
Croatia
Gibraltar
Holy See
San Marino
Yug.F.R.(Serb/Monten

Western Europe

Liechtenstein
Monaco
Switzerland

Direction of Imports

Eastern Asia

China
Hong Kong S.A.Re.Chi.
Japan
Korea D.P.Republic
Korea, Republic of
Macao.China
Mongolia

South-Eastern Asia

Brunei Darussalam
Cambodia Fr.Kampuche
East Timor
Indonesia
Lao People's D.R.
Malaysia
Myanmar
O.Asia(Tai.For.Pe.Ki
Philippines
Singapore
Thailand
Viet Nam

Nepal
Sri Lanka

Middle East

Abu Dhabi
Ajman
Bahrain
Dubai
Fujrah
Gaza Strip
Iraq
Jordan
Kuwait
Lebanon
Oman
Qatar
Ras-ul-Khaimah
Saudi Arabia
Sharjah
Syrian Arab Republic
Um-ul-Qaiwan
United Arab Emirates
Yemen

Direction of Imports

Co,te d,Ivoire(Fr.Iv
Comoros
Congo, Republic of
D.R.of Congo
Djibouti
Egypt(U.A.R.)
Equatorial G.(Ri .Mi)
Eritrea
Ethiopia
French Southern Terr
Gabon
Gambia
Ghana
Guinea
Guinea-Bissau
Kenya
Lesotho
Liberia
Libyan Arab Jamuhir.
Madagascar
Malawi
Mali
Mauritania
Mauritius

Africa

- Algeria
- Angola
- B.Indian Ocean Terr.
- Benin
- Botswana
- Burkina Faso(Fr.Up.V
- Burundi
- Cameroon
- Canary Islands
- Cape Verde
- Central African R.
- Chad
- Mayotte
- Morocco
- Mozambique
- Namibia
- Niger
- Nigeria
- Reunion
- Rwanda
- Sao Tome & Principe
- Senegal
- Seychelles
- Sierra Leone
- Somalia
- South Africa

Direction of Imports

- St. Helena
- Sudan
- Swaziland
- Togo
- Tunisia
- U.R.of Tanzania
- Uganda
- Western Sahara(Ri. De
- Zambia
- Zimbabwe

Oceania

- American Samoa
- Australia
- Christmas Islands
- Cocos (Keeling) Is.
- Fiji
- French Polynesia
- Guam
- Kiribati
- Marshall Islands

Direction of Imports

- Micronesia,F.States
- Nauru
- New Caledonia
- New Zealand
- Niue
- Norfolk Island
- Papua New Guinea
- Pitcairn
- Samoa
- Solomon Islands
- Tokelau
- Tonga
- Tuvalu
- US.Minor Outlying Is
- Vanuatu
- Wallis & Futunals.
- Heard/Mac Donald Is.
- Northern Mariana Is.
- Palau(Fr.pacific Is)

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، اس کا اردو ورژن نہیں ہے ۔ انگلش میں تو ہے لیکن اردو میں نہیں ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کاپی بھجوا دیں جی ۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، بہرحال یہاں misplace ہوا ہو گا ۔ کوئی اور کاپی دے دیجیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، اگر اجازت دیں ۔ صفدر عباسی صاحب اس پر سپلیمنٹری سوال کیجیے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی ،میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا ۔ اس پر بات بہت ہو چکی ہے ۔ اس پر بہت سے مقررین نے اظہار خیال بھی کیا ہے اور اس حوالے سے میں وزیر تجارت کی توجہ دلاؤں گا اور ان کی توجہ ہو گی بھی ،لیکن جو ریکارڈ ہمارا trade deficit کا ہے سال کا اور بڑھتا ہوا trade deficit ہے ' یہ اس وقت بڑا پاکستان کے لیے جناب crucial question ہے۔ دیکھا یہ جا رہا ہے کہ imports بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور exports گو بڑھی ہیں' میں اس لحاظ سے منسٹر کو congratulations شاید ہلکی پھلکی دے دوں کہ exports کچھ نہ کچھ بڑھی ہیں' لیکن جو difference ہے جناب' بڑھتا چلا جا رہا ہے ۔ اس وقت انہوں نے جو اعداد و شمار ۰۵ ۔ ۲۰۰۴ء کے دیے ہیں' لیکن جو ۳۱ مئی کے اعداد و شمار سامنے آئے ہیں اخبارات میں' اس میں imports ہمارے ۲۸ ملین ڈالر سے اوپر چلے گئے ہیں اور کوئی ساڑھے گیارہ بلین ڈالر کا trade deficit ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ burgeoning trade deficit جو ہے ' یہ ٹھیک ہے جو بڑے ممالک ہوتے ہیں' جن کے بے تحاشا وسائل ہوتے ہیں' ان کے پاس ڈالر بھی بہت available ہوتے ہیں ۔ ان کے لیے تو شاید اتنا بڑا deficit نہ ہو گیارہ بلین ڈالر کا لیکن ہمارا ملک' جیسے اپنے Foreign Exchange Reserve پر بھی access نہیں ہے' ہم اسے access نہیں کر پاتے ۔ ہم نے ایک commitment دی ہوئی ہے کہ ہمیں چھ مہینے کا import ملا ہے ' اتنے ہم نے reserves رکھنے ہیں۔ تو ہمارے جو تیرہ چودہ بلین ڈالر کے ' کہتے تو ہیں کہ ہمارے reserves ہیں ، لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہ کبھی ہمارے کام آئیں گے۔ اس لیے ہمیں اس figure کو

بڑھانا پڑے گا۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ جو trade deficit اتنا بڑھتا چلا جا رہا ہے اور جو لوگ expect کر رہے ہیں کہ آئندہ سال میں بھی بڑھے گا، تو وزیر صاحب trade deficit کو کم کرنے کے لیے کیا اقدامات کر رہے ہیں؟ بڑی مہربانی۔

Mr. Acting Chairman: Yes honourable Minister please.

جناب ہمایوں اختر خان (وزیر برائے تجارت)، اس ایوان میں بہت قابل لوگ بیٹھے ہیں جو معیشت کو سمجھتے ہیں۔ ڈار صاحب تشریف رکھتے ہیں، کامرس منسٹر بھی رہ چکے ہیں، فنانس منسٹر بھی رہ چکے ہیں۔ اس میں تو آپ کو کوئی شک نہیں ہو گا کہ exports میں بڑی significant improvement آئی ہے اور انشاء اللہ ہمارا ٹارگٹ سترہ بلین ڈالر کا ہے اس fical year کا مجھے امید ہے کہ یا تو ہم achieve کریں گے یا اس کے قریب پہنچ جائیں گے - ایک مہینہ رہ گیا ہے جون کا۔ دوسرا میں یہ categorically کہوں گا کہ Ministry of Commerce کی ذمہ داری Export promotion and trade diplomacy ہوتی ہے، لیکن میرے ساتھی اس بات سے اتفاق کریں گے کہ overall exports بالخصوص imports، صرف trade policy کا نتیجہ نہیں ہوتے، وہ ملک اور گورنمنٹ کی overall Economic Policy کا بھی نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس وقت ایک balancing Act ہے، ہمیں ایک خاص قسم کا growth rate چاہیے اکانومی کا۔ ہم نے inflation ایک خاص سطح پر رکھنی ہے۔ ہمیں currency ایک خاص level پر رکھنی ہے اور ان چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے trade deficit تو ہم کل ختم کر دیں۔ آپ massively devalue کریں currency کو، اور interest rate کو tighten کریں کیونکہ devaluation by itself is inflationary تو کل trade deficit ختم ہو جائے گا۔ imports بہت مہنگے ہو جائیں گے، exports کچھ حد تک comparative ہو جائیں گے تو balance ہم نے یہ رکھنا ہے کہ آپ growth کو بھی نہ stunt کریں، آپ mark up rate کو اس level پر نہ لے جائیں کہ growth بالکل stunt ہو جائے بلکہ اس level پر بھی رکھیں کہ inflation کچھ control ہو، اور پچھلے سال سے کچھ inflation control ہوئی ہے۔ downward trend آیا ہے اور آپ کی currency بھی reasonably stable رہی ہے

کیونکہ currency اگر devalue کرے گی تو اس پر ہمارے ملک کی books ہیں اور loans

ہیں outstanding یہ ساری چیزیں effect ہونا ' debt services affect ہونا شروع ہو

جائیں گی تو یہ ایک tight rope act, ہے - important چیز یہ ہے having set all this کہ

overall balance of payment جو ملک کی اس میں trade deficit صرف ایک current

account کا حصہ ہوتا ہے - balance of payment پر net affect ہوتا ہے capital

account اور current account - اس میں بہت سی چیزیں ہوتی ہیں - اس میں services

deficit, remittances , loans, grants ہوتے ہیں اس میں privatization proceeds

ہوتے ہیں اس میں bank accounts ہوتے ہیں یہ سب شامل ہوتے ہیں - اس وقت پاکستان

کی balance of payment ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم بیرونی ممالک میں debt raise

کر سکتے ہیں ہماری debt services ability بالکل intact ہے اور سب سے important چیز کہ

آپ دیکھیں گے کہ اس مالی سال کے آخیر میں انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ ہمارے State Bank

reserves ہیں وہ تیرہ بلین سے اوپر ہی ہوگا - مطلب یہ کہ اگر trade deficit کا اگر آپ

overall balance of payment دیکھیں تو reserve پر کوئی significant affect نہیں ہوگا

اور reserves ابھی بھی آپ کے تیرہ بلین ڈالر سے اوپر ہونگے - تو پریشانی کی میرے خیال

میں ضرورت نہیں ہے - امریکہ کا trade deficit وہ چھ' سات سو بلین ڈالر ہے چلیں ہم امریکہ تو

نہیں لیکن trade deficit ہونا by itself negative چیز نہیں - overall دیکھا جاتا ہے کہ

debt raising, debt services ability اور آپ کے reserves پر ultimately کیا charge

آتا ہے ان deficits کا' that is important thing, that is well under control.

جناب قائم مقام چیئرمین : جی فرمائیں -

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب ! وزیر صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے اپنے

perception کے مطابق انہوں نے economy پر feed back دی لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ

پاکستان کی اگر پوری economy کو discuss کریں تو یہ distortions دن بدن بڑھتی چلی جا

رہی ہیں - میں بالکل مانتا ہوں اور میں نے پہلے بھی concede کیا کہ trade deficit ایک

parameter نہیں ہوتا لیکن میں کہہ رہا ہوں کہ ہمارے جیسے ملک میں جو ایک under developed country ہے اور ابھی ہم debt crisis اور debt vicious circle ہے اس سے ہم ابھی باہر نہیں نکل پائے ۔ ہمارے لئے گیارہ بلین ڈالر کی trade deficit بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اور میں اس بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ یہ ان کے remittances آ رہے ہیں ان کے پاس مختلف مدوں میں رقومات ضرور آ رہی ہیں لیکن وہ trade deficit کا نعم البدل نہیں ہیں۔ اگر وہ چیزیں آ رہی ہیں تو کہیں اور بھی استعمال ہوسکتی تھیں۔ اور دوسری بنیادی بات جو شاید ہمایوں صاحب بھی agree کریں گے۔ پاکستان کا problem اس وقت تین نوعیت کا ہے۔ trade deficit ایک problem ہے اور پاکستان کا fiscal deficit وہ دوسرا problem ہے۔ ٹھیک ہے کہ آپ کے لئے loan raising capacity ہے لیکن کب تک۔ اس طرح آپ کا تقریباً 373 ارب روپے کا بجٹ کا خسارہ ہے۔ آپ کا domestic debt ہے وہ پچھلے پانچ سال کے اندر پندرہ بلین ڈالر بڑھ چکا ہے۔ ٹھیک ہے آپ نے reserves ضرور تیرہ بلین ڈالر کے create کیے ہیں لیکن ان پر آپ کی access نہیں ہے۔ جوں جوں آپ کی imports بڑھتی چلی جائیں گی اس کے مطابق آپ کو اپنے Dollar reserves کو بھی بڑھاتے جانا ہے۔ آپ نے commit کیا ہوا ہے کہ آپ نے چھ مہینے کا foreign exchange import reserves worth for six months رکھنا ہے۔ تو آپ کی imports تو گھٹنی نہیں ہیں جوں جوں بڑھنی ہیں اور ڈالر کہاں سے آنے ہیں۔ already آپ کا trade deficit ہے۔ already آپ کا balance of payment minus میں جا رہا ہے تو آپ نے تو مارکیٹ سے جا کر ڈالر خریدنے ہیں۔ یہی طریقہ انہوں نے اختیار کیا ہوا ہے کہ مارکیٹ سے انہوں نے ڈالر خریدنے ہیں اور روپے کا انہوں نے استعمال کرنا ہے اور reserves build کرنے ہیں۔ تو جناب میں عرض کرتا ہوں کہ اگر distortions پر آتے ہیں تو economy میں بے تحاشا distortions ہیں۔ کیونکہ میں زیادہ economy ان کے ساتھ discuss نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لئے وہ شاید policy نہیں بناتے لیکن جو اکابرین وہاں پر بیٹھے policies بنا رہے ہیں میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت تین serious problems ہیں جو میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی کہے تھے۔ trade deficit, fiscal deficit and debt کا vicious circle اگر آپ ان سے نہیں نکل سکتے تو

آپ پاکستان کی economy کا پتڑا بٹھا دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، Thank you Dr. Safdar Ali Sahib. آپ نے اپنے بہت بڑے supplementary میں thoughts دے دیے لیکن it is education for all of us also and luckily, we have the honourable Minister وہ بھی ہمیں educate کریں گے۔

Mr. Humayun Akhtar Khan: Mr. Chairman! debt certainly is not out of control. Debt servicing charge has come down significantly as over all centre of the GDP or overall centre of the budget. Fiscal side, I don't know what the honourable member is saying that the fiscal deficit is out of control, it is certainly not out of control. It is around 4% mark, I don't remember exactly whether it was 3.8 or 4 but certainly it is not out of control.

(Interruption)

جناب ہمایوں اختر خان ، اس سال آپ کے ملک میں زلزلے کی huge catastrophe ہوئی ہے اگر اس کے بعد آپ کا fiscal deficit 4 کی جگہ 4.2 چلا گیا ہے تو give us another year, next year we have targetted 3.8. I am sure that many illustrious economists are sitting on the other side, will understand that that is very controlable fiscal deficit and it is quite normal for developing countries and growing economies to have fiscal deficits of this level.

دیکھیے! بات یہ ہے کہ آج اس ملک میں domestic investor, invest کر رہا ہے۔

آپ نے trade deficit کی بات کی' اس کی سب سے بڑی item import of machinery ہے۔ دوسرا item اڑھائی بلین ڈالر آپ پر صرف تیل کی قیمت کا effect ہے وہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے - یہ اڑھائی بلین ڈالر کا effect آپ کی تیل کی import ہے۔ اسی

ہاؤس میں rightly so شور مچتا تھا consumer کو جو own money دینی پڑتی تھی گاڑیوں کے پرمیم پر، وہ یہی پالیسیاں ہیں جو ہم نے ' personal baggage, transfer residence اور نئی گاڑیوں کی ڈیوٹیاں کم کیں تو supply, demand کا gap پورا ہوا ہے۔ کوئی خاص significant فرق میرے خیال میں کوئی اڑھائی سو ملین ڈالر کا overall پڑا ہوگا لیکن ایک مسئلہ تو حل ہوا ہے زیادہ تر ماڈلز میں آپ کی own money ختم ہوگئی ہے کم ہوگئی ہے۔ It is a deregulate جو policy that I am sure, the Opposition agrees to Tele Com کیا ہے، یہ پہلے ادوار کی شروع کی ہوئی ہیں اب ہم نے implement کی ہیں، deregulations اس میں Tele Com equipment import ہو رہا ہے۔ موبائل فون آ رہے ہیں۔ آج میں چٹھہ صاحب کے گاؤں افسوس کرنے گیا تو مجھے کہتے ہیں دیکھا کیسا زمانہ ہے چاول بونے والی جو عورت ہے چاول بوتے بوتے کھڑی ہوتی ہے، جیب سے فون نکال کر اس نے فون سنا۔ کبھی ایسا سنا تھا پاکستان میں، یہی نہیں پالیسیوں کے نتیجے ہیں۔ So, look growing economies کے مسئلے ہوتے ہیں but I think that the things are not out of control. The domestic investor's confidence is good. The international investor's confidence is good 291 million dollar کا ایک لائسنس ٹیلینار نے خریدا اور بہت سی Middle Eastern companies ابھی آپ کے massive development projects کر رہی ہیں۔ The confidence is good. It is not an alarming situation.

Mr. Acting Chairman: We move on to the next question No. 35.

35. *Dr. Kausar Firdaus: Will the Minister for Privatization and Investment be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to privatize Sui Southern and Sui Northern Gas Pipelines, if so, its details?

Mr. Zahid Hamid: Yes. The privatization of SNGPL/SSGC is

part of the economic agenda of the Government to improve efficiency, quality of service and promote infrastructure expansion through induction of private investment.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد اسحاق ڈار ، سوال یہ تھا کہ اگر Sui Southern and Sui Northern privatize ہو رہی ہیں - تو if so, its detail. honourable Minister has very rightly confirmed کہ یہ ہو رہی ہیں but detail means something else and they should have told کہ کیا plan ہے what is the time structure, what is the current status. It is through stock exchange to be privatized because that is the easier route, we have deliberted on this issue during the budget discussions. تو ہمیں وہ detail جو دینی چاہیے تھی جو غالباً overlook ہوئی ہے can the Minister share that with the House sir?

Mr. Zahid Hamid (Minister for Privatization): Sir, nothing was deliberately overlooked. Infact, the question was a little ambiguous and it was not clear whether the details referred to transaction or to the reasons and the reasons are given. However, I will share with the honourable Senator the details of the transaction as well, which are that this is a 51% disinvestment of shares alongwith management control and the transactions are quite far advance. We have received 17 statements of qualifications. The pre-qualifications of bidders are in progress. The decisions on the pre-qualification are expected at the end of this month. There are some issues which need to be finalized relating to the finalization of the tariff and also the post privatization package for the

employees. Those will be finalized of course before the bidding date is set.

Mr. Acting Chairman: Abdur Rahim Mandokhel.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، کیا آپ نے آئین کے Article 154 کے تحت Council of Common Interests سے سوئی گیس کے اداروں کے متعلق اجازت لی ہے؟

Mr. Zahih Hamid: Yes the approval of the Council of Common Interests was obtained and this was on the 29th of May, 1997. I have the minutes with me and in fact both Sui Southern and Sui Northern were included in the list of units to be privatized which were approved by the Council of Common Interests for privatization.

جناب قائم مقام چیئرمین، جی صفدر عباسی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! میں بڑی مودبانہ گزارش کروں گا کہ Article 154 پر بڑی intensive debate ہو رہی ہے۔ اس وقت پاکستان سٹیل مل کا کیس سپریم کورٹ میں ہے اور وہاں جو proceedings ہو رہی ہیں ان پر میں کوئی comment نہیں دینا چاہتا لیکن on Article 154 بڑی serious debate ہے کہ جو units privatize ہوئے ہیں ان کی اگر 1997 میں اجازت دی بھی گئی ہے تو قطع نظر اس کے کہ اس گورنمنٹ کو 1999 سے لےکر اب تک 7 سال ہو چکے ہیں there is no Council of Common Interests. جناب! اگر آپ Article 154 پڑھیں تو

"154(1) The Council shall formulate and regulate policies in relation to matters in Part II of the Federal Legislative List and, in so far as it is in relation to the affairs of the Federation, the matter in entry 34 (electricity) in the Concurrent Legislative List, and shall exercise supervision and control over related institutions".

جناب! بات یہ ہے کہ The policies have to be formulated and

regulated and supervision has to be exercised by the Council of Common

Interests. یہ جناب! 1997 کا ایک decision لے کر بیٹھے ہیں اور پھر 1999 کے بعد

Council of Common Interests was ceased to exist. As of today in Pakistan

there is no Council of Common Interests. میری جناب! وزیر صاحب سے درخواست

ہے کہ آپکسی بھی طور پر Article 154 اور Article 155 کی wording اور spirit کو comply

نہیں کر رہے۔ میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ Article 154 کی interpretation کے مطابق اس کو

comply کرنا ان پر binding ہو جائے گا۔ میری ان سے گزارش ہے کہ approval of 1997

is redundant ہے اور اس کا حقائق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے and they have to

obtain a fresh review from the Council of Common Interests and also they

have to form the Council of Common Interests to regulate the process of

privatization ورنہ privatization ختم چکی ہے اور اس سے serious problems آ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کیوں کہ انہوں نے 29th of May 1997 کا

reference دیا ہے اس لیے ڈار صاحب should be knowing better. ڈار صاحب

it is a last supplementary which is going on, then I will give my little comments on this. I think we have 15 minutes more to discuss this issue and I think the honourable Minister will be ready to and we will find out a way in the interest of the asset before us. Thank you very much.

سینیٹر محمد اسحق ڈار، جناب! میں صرف record درست کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آج

ایک newspaper "The NEWS" میں ایک story چھپی ہے CCI کے حوالے سے، طارق بٹ

صاحب نے report کی ہے کہ CCI last met in 1991. Sir, this is factually incorrect.

It met in December, 1998 اور اس میں provision ہے کہ اگر PrimeMinister, 4

Federal Ministers and 4 Chief Ministers. Federal Ministers میں Prime

Minister include ہو تو وہ automatically Chairman ہے، if he is not a member

for any reason and the Constitution allows, it could be any 4 Federal Ministers, تو اس میں یہ عرض ہے جناب! کہ یہ December, 1998 میں notify ہوئی تھی اور اس میں چار Federal Ministers تھے and Prime Minister was not a member اور چاروں چیف منسٹرز تھے and I happened to be the Chairman declared through a notification. لہذا جناب! اس کی جو last meeting ہوئی ہے وہ December, 1998 میں ہوئی ہے اور اس میں چاروں چیف منسٹرز موجود تھے اور چاروں Federal Ministers including me, we were there and there number of decisions were taken, you can refer to the minutes and it was somewhere in the third week of December because there were some WAPDA related issues, some worldly related issues

اور اس وقت یہ last meeting ہوئی تھی - I just want to put the record right. The last CCI meeting was held in December, 1998. Thank you.

Mr. Acting Chairman: Now, I will ask Azam Swati.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Sir, in order to subscribe to the statement of honourable Mr. Dar, even Court has specifically asked Mr. Abdul Hafeez Pirzada what is the fate of CCI and very explicitly, he said that the Government is ready to revive CCI within one month. It shows that CCI has not given and this is the Constitution dilema that we have been facing from this side of the aisle or from that side of the aisle, we have been saying that it is a clear violation of the Constitution of Pakistan of 1973, Article-153, 154.

جناب قائم مقام چیئرمین، میرے خیال میں آپ پہلے سارے comments سن لیں because now we are going towards comments and these are

not questions. They are pointing out things which might lead to a problem like Steel Mills later on. یہ اس حوالے سے ہے سارا معاملہ۔ جی رحیم مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب! میں یہ پوچھوں گا کہ کیا انہوں نے Council of Common Interests کے حوالے سے Article 153 کے paragraph 4 کے تحت،

The Council shall be responsible to [Majlis-e-Shoora (Parliament)],

انہوں نے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) سے منظوری لی تھی Council of Common Interest کے فیصلے کے لیے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: زاہد حامد صاحب! یہ سب چیزیں آپ لکھ لیں، اس کو بعد میں کریں گے، because ڈار صاحب نے جو situation بتائی ہے 1998 کی رحیم مندوخیل صاحب اس کو آپ ذہن نشین کر لیں کہ اس کے بعد میٹنگ نہیں ہوئی۔ اعوان صاحب! We are coming to it. پھر وہ ایک consolidated جواب دے لیں گے۔ It is going to be a detailed comment to the situation.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب! وہ فرما رہے ہیں کہ فیصلہ کس تاریخ کو ہوا۔ کیا پارلیمنٹ کی Joint Sitting میں پارلیمنٹ کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا گیا؟ پارلیمنٹ سے due, proper system, قانون اور اصول کے تحت منظوری لی گئی؟

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, if I am not mistaken, you were the member of that when you were the Chief Minister of Balochistan and you attended that meeting.

Mr. Acting Chairman: Yes, but at that time the matter did not come up to the Parliament because we were still in the process. Babar Awan sahib.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Sir, basically, there are multi-dimentional issues related to this Privatization of Sui Southern

andSui Northern. One of the issues which the Government should not lose sight of is that regarding this Sui Southern, there are as many as four cases which are pending in the honourable Supreme Court of Pakistan and for the employees which are over 600, there are three lawyers appearing, Mr. Hafeez Pirzada, myself and the honourable Leader of this House as well. So, this Sui Northern as well as Sui Southern in a review petition there is a list which is pending before the honourable Supreme Court of Pakistan. So, what I believe is that the Government should stay away until and unless the case is decided by the august Court of this country, appex forum of the Law. This is one thing which I wanted to bring on record, Mr. Chairman. Second is that this is a national asset

جس کے بارے میں دو چیزیں بہت ضروری ہیں ہمیں ذہن میں رکھنا۔ اس کے pipelines تو کسی اور کے ہو سکتے ہیں لیکن اس سے انکار کوئی نہیں کر سکتا کہ یہ asset ایک خاص صوبے میں سے originate ہوتا ہے۔ یہ اس کا asset ہے اور یہ وہاں پر پیدا ہونے والی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی natural نعمت ہے اور آپ دیکھ لیجیئے اس کی اہمیت اور حکومت اس کو مدنظر رکھے کہ وہاں پر اس کی consumption کے ساتھ جو خوف ہمیں لگ رہے ہیں اس خوف کے پیش نظر کبھی آپ ایران جاتے ہیں، کبھی آپ Central Asia جاتے ہیں، کبھی آپ دوسرے ممالک میں جاتے ہیں کہ وہاں سے ہم ایک pipeline لائیں گے، pipeline کب بچھے گی، وہاں سے اس میں gas چلے گی، اس کی security کا کیا انتظام ہوگا اور اس gas پر پاکستان کے چولہے جلیں گے۔

Mr. Chairman! in this very session there is another issue which was agitated by this side and of course many people from that side have also spoken and that was with reference to the privatization of KESC in Karachi.

اور اس کا حال آپ کے سامنے ہے۔ آپ نے privatization کی اور اب آپ کا پیر رکاب پر ہے

اور نہ باگ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس privatization کو کرنے سے پہلے technicality میں مت جائیں ' that there was previously a decision in 1997and you just cannot change this decision. آپ نے جو نئے تجربات کیے ہیں ان تجربات کی روشنی میں یہ مدنظر رکھیں کہ یہ ایسا asset نہیں ہے کہ اس کو ہم بالکل نوکری میں رکھ کر کسی کے پاس بیچ دیں گے اور اس کا کوئی consequence نہیں نکلے گا۔ بلوچستان میں اور کچھ بھی نہ کہیں تو ایک بے اطمینانی اور بے یقینی کی کیفیت اس وقت بھی موجود ہے اور لوگ بے اطمینانی اور بے یقینی کا شکار اس لیے ہیں کہ ان کا یہ خیال ہے کہ ان کے asset کے حوالے سے جو کچھ ان کو ملنا چاہیے وہ نہیں ہے۔ اس پر متضاد یہ ہوگا کہ ہم ان سے یہ asset چھین لیں۔

تیسری بات جناب چیئرمین ! which is very important relating to this issue, وہ یہ ہے کہ جس دور کی بات ہو رہی ہے جب یہ decision ہوا that is also alist pending in the Supreme Court of Pakistan and the Counsel for Federation, جس کے Mr. Hafeez Pirzada, he presented a list alongwith this annexure minutes of meeting کی بات کر رہے ہیں and he quoted *prima facie*, wejust cannot presume what is the judgement going to come, he was of the opinion that this decision which we are referring is not effective any more.

اب پارلیمنٹ موجود ہے اور ایک بہت important بات کی گئی ہے یہاں پر کہ پارلیمنٹ کے موجود ہوتے ہوئے اس قسم کے assets کے بارے میں پارلیمنٹ کو bypass کر کے کوئی judgement نہیں دینی چاہیے executive side پر حکومت کو۔ آپ پارلیمنٹ میں لے کر آئیں۔ پہلے بھی جو KESC کا معاملہ ہوا' جو پاکستان سٹیل ملز کا issue چل رہا ہے کراچی میں اور سپریم کورٹ تک وہ بات پہنچی اس کی آپ ایک perception دیکھ لیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ transparent نہیں تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ درست فیصلہ نہیں تھا اور قوانین کے بارے میں ساری دنیا میں جو international law ہے جناب چیئرمین! وہ یہ کہتا ہے کہ قانون' اصول' ضابطے' rules لوگوں کے لیے بنتے ہیں' لوگ ان کے لیے پیدا نہیں ہوتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ لوگوں کی demand ہے اور اگر یہ وہاں کے رہنے والے لوگوں کی متفقہ آواز ہے اور

اس سینیٹ میں سے بھی بہت بڑی تعداد میں لوگ اگر یہ سمجھتے ہیں تو پھر اس کو پہلے پارلیمنٹ میں آنا چاہیے۔

آخری چیز جناب چیئرمین! میں ایک بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا جو بہت ضروری ہے کہ کچھ ایسے projects ہیں جن کے alternates ہمارے پاس ہو سکتے ہیں۔ آپ ریل privatize کریں گے تو آپ کے پاس ایک دوسرا option ہے transport کا کہ آپ پر سڑک پر چلے جائیں گے۔ کچھ ایسے assets ہیں جن کا ہمارے پاس alternate option نہیں ہے۔ سٹیل ملز کے لیے ہمارے پاس کوئی alternate option نہیں ہے اور Sui Southern اور Sui Northern کے لیے ہمارے پاس کوئی alternate option نہیں ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پاکستان کو optionless اور غریب لوگوں کو optionless نہ بنائے کہ gas سے پہلے ہی ان کے گلے بند ہو رہے ہیں اور ان کے چولہے ٹھنڈے ہو رہے ہیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ اعوان صاحب۔ وہ کون سی مثال ہے کہ سر منڈواتے ہی اولے پڑے۔ زاہد حامد صاحب نے جب چارج لیا اس سے ایک دو دن پہلے مسئلہ ہوگیا تھا۔

سینیٹر کلثوم پروین، بابر اعوان صاحب تو ویسے بھی چار desks پر چلتے ہوئے یہ بولتے ہیں اور ان کی یہاں سے وہاں تک کاغذات کی لمبی قطار کی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ ان کا style ہے میڈم۔ آپ style کو رہنے دیں' آپ کا بھی style ہے۔

Yes, honourable Minister please. Because this is a serious thought with the Steel Mills, the thing is in the Supreme Court, we are urging this House because this is a natural asset, we have to be very careful, what we do next.

Mr. Zahid Hamid: Yes, indeed and because it is subjudice before Supreme Court, sir, I will just mention here that in so far as one of

the questions is concerned or relating to, he asked for five questions but one of the questions raised by Senator Babar Awan is relating to the Supreme Court. Because the matter is subjudice, I will simply say that he has indeed the Minutes of this meeting that I had mentioned, have indeed been submitted before the Supreme Court of Pakistan and because it is subjudice one should leave it at that. I would reiterate in response to the observations made by honourable Senator Safdar Abbasi that the approvalof the Council of Common Interests stand, the Minutes were stated on 29th of May, 1997. The list attached with these Minutes indicating the units to be privatised which have been approved by the Council of Common Interests includes these two units which are Sui Northern and Sui Southern.

Now sir, the observation made by honourable Senator Ishaq Dar, infact, supports me. He says that the last meeting was held in 1998. The meeting that we are talking about is dated May, 1997. So, there is no reason to doubt the authenticity of these Minutes as was being implied by Senator Abbasi.

Sir, the other questions raised by Senator Babar Awan, one was the question of ownership of the gas itself, as just for the information of this honourable House, I am sure most of the honourable Senators already know this. Sui Northern and Sui Southern are - they purchase the gas and they transmit and distribute, you yourself know Mr. Acting Chairman! that the ownership is not with Sui Northern and Sui Southern.

In so far as the KESC is concerned, let me again reiterate KESC is

also included in this list that is attached with, this was also approved for privatisation. It is one of the, in fact, yesterday in the National Assembly I had mentioned two publications that were issued by the Privatisation Commission. One at the time when Mohtarma Benazir Bhutto was Prime Minister and one at the time of Mian Nawaz Sharif was Prime Minister. The latter publication issued when honourable Senator Ishaq Dar was no doubt Finacne Minister. KESC is also included in the list of units which were to be privatised by that Government. So, frankly it appears to be a case of our grace because what has happened really is that the present Opposition tried to privatise the units in their time, they failed to do so and this Government has done it. In fact we are proud of the fact that in this last one year, we have created a report in so far as privatisation proceeds are concerned just for the information of this honourable House. Mr. Acting Chairman, in its 15 years of existence from 1991 to date, a 160 privatisations have taken place. We have raised a total of 395 billion rupees from these 160 transactions and in the last 11 months alone, we have raised 218 billion that is 55% of that total.

Senator Asfandyar Wali: The question was whether approval of Parliament for that decision, as is mandatory in the Constitution, was taken? No.1 and No.2.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Senator Ishaq Dar

اس دور کے حصہ تھے۔

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب! مجھے بات پوری کر لینے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی کرلیں۔

سینیٹر اسفند یار ولی، بات یہ ہے جناب! یہ تو ویسے ہی ہے جیسے ایک لڑکے کا باپ مرتا ہے اور وہ اپنے باپ ' دادا کے تھوڑے بہت اِدھر اُدھر assets ہوتے ہیں وہ کوڑیوں کے دام بیچتا رہتا ہے اور پھر فخر بھی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اتنا پیسہ کما لیا۔ جناب! ہم نے کھویا کیا اور پایا کیا؟

That is for you to decide and that should be for Minister to decide. Let me make one point very clear.

جتنے بھی Ex-Chairmen Privatization Commission کے رہ چکے ہیں جن کی مثالیں معزز وزیر نے دی ہیں let him also keep in mind where they have gone through. آج جو نوید قمر صاحب کا جو حشر ہوا' وہ ذرا آپ سامنے رکھیں because I can assure you جناب! قدرت کا نظام ہے وہی کچھ کل دوبارہ ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ہم زاہد حامد صاحب کے لئے دعا گو ہیں' خدا سب کی عزت کا پردہ رکھے' ہم یہی دعا کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے اسحاق ڈار کو بتانے دیں کیونکہ اس دور کی ان کو معلومات ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، میں صرف یہ گزارش کروں گا

on point of clarification that Council is not supposed to report or I have the approval of its minutes from the Parliament, it is responsible to the Parliament.

Let me clear, it says the Council shall be responsible to [Majlis-e-Shoora (Parliament)] but never in the history, it has been interpreted because all are responsible, as said particularly, I, as Chairman of the previous meeting, I must be very clear, if it was mandatory to bring

the minutes, I would have brought the minutes in the Parliament in 1998, but the Council is responsible, so, if the Parliament summons, they are already summoned, all the four Federal Ministers or members of either House and they are supposed to come and if the Parliament ask them anything. it is the responsibility of the Council of Common Interests to be answerable to the Parliament and not to the President or the Prime Minister. That is the only point of ....

جناب قائم مقام چیئرمین، میرا خیال ہے اس بحث میں نہیں جانا چاہیے کیونکہ بہت ہی تفصیلی جواب آ گیا ہے۔ میں رحیم مندوخیل صاحب کو floor دیتا ہوں، وہ ہمارے سینئر سینیٹر ہیں ویسے اسحاق ڈار صاحب نے بہت سی چیزوں کو clarify کر دیا ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! میں اسحاق ڈار صاحب کا احترام کرتا ہوں لیکن جو پالیسیاں بنائی گئی ہیں اس حوالے سے ڈار صاحب نے بھی آئین کے اصولوں سے مطابقت اختیار نہیں کی ہے۔ یہاں الفاظ یہ ہیں کہ "The Council of Common Interests shall be responsible to [Majlis-e-Shoora (Parliament)]." تو responsibility کیا ہے؟ اس کے common, عام، plain معنی یہ ہیں کہ آپ جوابدہ ہیں اور جو فیصلہ آپ کریں گے اس کی منظوری ان کو دینی پڑے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میرے خیال میں ہر چیز کی کارروائی ہے، ہم ضائع نہیں کر سکتے۔ اس سلسلے میں ایس۔ ایم۔ ظفر صاحب کچھ کہیں، وہ ہمارے سینئر ہیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، اس میں ایک فقرہ یہ ہے کہ already جتنے بھی پہلے فیصلے ہوئے ہیں ان میں یہی ہوا کہ Council of Common Inerests نے جوابدہی نہیں کی، اس کے لئے منظوری نہیں لی ہے، یہ ہے اصل position.

جناب قائم مقام چیئرمین، میرا خیال ہے ابھی end it over here. رضا محمد رضا صاحب! کافی ہو چکا، آپ تشریف رکھیئے۔ جی صفدر عباسی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، انہوں نے وہ بات کی جو کہ میں نے factually نہیں کی تھی، میں ذرا اس کو clarify کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اچھا! آپ personal explanation کر لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! میری بات بنیادی طور پر ڈار صاحب اور مندوخیل صاحب سے بھی تھوڑی سی different تھی، میرا کہنا یہ تھا کہ regardless کہ 1997ء میں کوئی decision لیا گیا نہیں لیا گیا، The Council of Common Interests which was constituted جس کے ڈار صاحب چیئرمین تھے that ceased to exist on 12th of October, 1999 اور 1999ء سے آج 2006ء میں آپ privatize کرنے جا رہے ہیں، there is no Council of Common Interests in Pakistan today اور جو CCI کی monitoring ہے وہ ایک ongoing phenomenon ہے۔ It is not just کہ آپ نے 97ء میں ایک decision لے لیا، 99ء میں وہ کونسل ختم ہو گئی اور آج 6 سال بعد وہ کونسل exist بھی نہیں کرتی، آج آپ اس unit کو privatize کرنے کے لئے لے کر آ رہے ہیں اور کہہ یہ رہے ہیں کہ ہم نے 1997ء میں کیا۔ میرا یہ point تھا۔

DEFERRED QUESTIONS

(Question Nos. 29, 34, 36, 37 and 41 were originally set down for answering on 16th May, 2006, during 28th Session but were deferred)

29. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 21-03-06 at 11.10 a.m.).

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(*a*) *the loans (domestic and foreign) obtained by the Government to meet the budget deficit during the current financial year; and*

(*b*) *whether the said loans are in line with the annual target?*

Mr. Omar Ayub Khan: (a) According to provisional figures Government obtained Rs. 108.6 billion (net) as domestic loans and Rs. 30.0 billion (net) as foreign loans to meet the budget deficit during July—March of current Fiscal Year 2005-2006.

(b) Yes. Total loans taken during the current financial year are in line with the annual target.

34. ***Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 21-03-06 at 12.35 p.m.).

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that the State Bank of Pakistan has recently collected funds for beautification of I.I. Chundrigar Road, Karachi from all Financial institutions located on that road, if so, the amount collected and dates of such collections; and*

(b) *the reasons for involvement of that bank in the said venture?*

Mr. Omar Ayub Khan: (a) yes, the SBP started to collect funds from the stakeholders of I.I. Chundrigar Road for its rehabilitation and beautification from January, 2005. The project cost was estimated at Rs. 162.00 million by the City District Government Karachi in 2004. It does not include the shifting cost of utilities *i.e.* PTCL, and KESC. The funds collected from January 2005 to March 2006 amounts to Rs. 171.5362 million.

(b) In December 2003 the President of Pakistan directed various organizations to discharge their social obligation and actively participate in the development under Tamir-e-Karachi Program, State Bank of Pakistan was asked to supervise complete rehabilitation of I.I. Chundrigar Road. The Governor . SBP was made responsible for fund collection as being the apex Central Bank of Pakistan it has greater corporate and social responsibility. The banks and financial institutions are taking part in this program with voluntary enthusiasm to see the envisaged improvement and to make Chundrigar Road a model for cleanliness and better traffic management.

36. ***Prof. Khurshid Ahmed :** (Notice received on 22-03-06 at 11.40 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) *the amount of the depositors of Indus Bank Limited which was with-held;*

(b) *the number of those depositors who are still deprived of their deposited amounts and the time by which the same will be paid back to them?*

Mr. Omar Ayub Khan: Based on the information provided by Joint Bank Official Liquidator the answers to the queries are given as under:—

(a) As of 22nd September 2000, Indus Bank Limited had 10362 depositors with deposits of Rs. 551.242 million. Out of the 10362 depositors of Indus Bank Limited, 9641 depositors have been paid in full and remaining were allowed payment upto Rs. 100,000/- 468 depositors having deposits of Rs. 219,543,616/- are yet to be paid.

(b) Supreme Court through its order dated 24th March, 2003, had restricted Joint Official Liquidator of Indus Bank Limited from with drawing any money. As such any payment to IBL's remaining depositors will be made by the (Joint Official Liquidators) JOLs only after vacation of the above court order. As such no timeframe can be specified for repayment.

37. ***Prof. Khurshid Ahmed :** (Notice received on 22-03-06 at 11.40 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to refer to the Senate Starred question No. 126 replied on 15-02-2006 and state the time by which the requisite information will be furnished?

Question No. 126.

(a) the value of loans released by the banks in the country for private purchase of tractors, bulldozers, trucks buses, cars, Motorcycle and tricycles separately, during the first half of the current financial year; and

(b) the number and value of the other loans released by the banks for commercial purposes during the said period?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) The information has been sought from NBP/FWBL/IDBP/ZTBL/HBFC and SME Bank Ltd., through SBP. The reply is given as udner:—

Name of the Bank	Vehicles	No. of A/c	Value of Loan Released
National Bank of Pakistan	Tractors	668	Rs. 211,396 m
	Motorcycles	327	Rs. 16.325 m
	Mini truck	1	Rs. 0.584 m
First Women Bank Ltd.	one loan of Rs. 0.900 m for purchase of bus.		
HBFC	Nil		
IDBP	Nil		
ZTBL	Disbursed loans of Rs. 1.256 billion for 4625 tractors to farmers for cultivation purposes.		
SME Bank	Nil		

(b) National Bank of Pakistan.		55547	Rs. 59890.901 m
First Women Bank Ltd.	Commercial loans worth Rs. 1,224,516 m to 673 A/Cs.		
HBFC	Nil		
IDBP	Rs. 15.781 m to 80 Clients		
ZTBL	ZTBL does not entertain any request for commercial purposes rather the bank advances other loans. The bank disbursed an amount of Rs. 19.303 billion from July to December 2005.		
SME Bank	335 loans amounting to Rs. 209 million approx.		

41. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 22-03-06 at 11.40 a. m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Ministry of Finance and Revenue has recently announced amnesty scheme on cars entered illegally into the country, if so, the duty structure and level of penalties;

(b) the number of vehicles cleared so far under this schemes; and

(c) whether it is also a fact that this scheme has not been advertised in the media, if so, its reasons?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) No amnesty scheme on cars entered illegally into the country has been announced. However, Central Board of Revenue has amended the SRO 574(I)/2005 dated 06-06-2005 *vide* amending notification SRO 179(I)/2006 dated 02-03-2006 giving powers to the adjudication officers of the Customs to release the smuggled vehicles on payment of 30% redemption fine in addition to liviable duty and taxes. Such vehicles were earlier liable only to outright confiscation. Through this measure an opportunity to owners of the smuggled vehicles to get their vehicles released and get them registered legally has been provided. This initiative is aimed at collecting revenue on vehicles that earlier were being confiscated outright.

(b) A number of 2643 (1051 smuggled and 1592 involving violation of prescribed import procedures) vehicles have been cleared through this measure from 02-03-2006 to date.

(c) This measure has been notified through SRO 179(I)/2006 dated 02-03-2006 in the Official Gazette and publicized in the media, as well.

31. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 19-05-06 at 1.04 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the names, educational qualifications and place of domicile of the present Chairman and Members of the Federal Public Service Commission;

(b) the authority that makes these appointments;

(c) the criteria laid down for appointment against the said posts indicating also the normal tenure?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) the names education qualification, place of domicile of the present Chairman and Members, FPSC are as in Annexure.

(b) The President of Pakistan.

(c) Sub-section (4) of Section-3 of FPSC Ordinance, 1977 lays down the following criteria for the purpose:—

"(a) half of the Members who shall be persons having held office in the service of Pakistan in basic pay scale-21 or above post:

Provided that no serving Government servant shall be appointed as a Member;

(b) at least one Member each from:

(i) retired Judges of the Superior Judiciary;

(ii) retired officers not below the rank of Major-General or equivalent of the Armed Forces; and

(iii) women and the private sector possessing such qualifications and experience as the Federal Government may be rules prescribe.".

According to Section-4(1) of FPSC Ordinance, 1977, a Member shall hold office for a term of three years or till he/she attains the age of 65 years whichever is earlier. However, a Member of the Commission who is retired Judge of Superior Judiciary shall hold office for term of three years within 5 years from the date of his retirement.

Annex

STATEMENT SHOWING NAME, QUALIFICATION, DOMICILE OF MEMBERS AND CHAIRMAN, FPSC.

S. No.	Name & Designation	Educational Qualification	Domicile
1	Lt. General Shahid Hamid (Retd). HI(M). Chairman, FPSC.	• M. Sc. (War Studies)	Punjab
2.	Dr. Mutawakkil Kazi. Member, FPSC.	Ph. D Economics	Sindh
3	Saiyed Mohib Asad. Member, FPSC.	• M.A. Criminology • LL.B	Punjab
4.	Lt. General (Retd) Syed Abdul Ahad Najmi. Member, FPSC.	• M. Sc. • MBBS • FCPS (Honors) • FCBS (Honors)	Sindh
5.	Mr. Muhammad Aziz Khan. Member, FPSC.	• M.A. Political Science • LL.B	NWFP
6.	Rear Admiral (Retd) Muhammad Nashat Raffi HI(M), SI (M). Member, FPSC.	• M. Sc Defence and Strategic Studies	Punjab

32-A. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 19-05-06 at 1.04 p. m)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to write off the amount of House Building Advance (HBA), GP Fund Advance, Motorcycle Advance and Car Advance outstanding against government employees belonging to Azad Kashmir and other earthquake affected areas of the country, if so, its details?

Mr. Omar Ayub Khan: Yes, a proposal for the waiver of House Building and Motorcycle Advances outstanding against employees of Federal Government is under consideration of the Government.

33. ***Mir Wali Muhammad Badini:**(Notice received on 19-05-06 at 1.18 p.m)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state whether it is a fact that the Government recently announced to write off agricultural loans of the persons belonging to Kalat and Zhob, Balochistan, if so, its details?

Mr. Omar Ayub Khan: Yes. The President of Pakistan during his visit of Kalat and Zob Districts announced relief package for remission of loans upto Rs. 500,000/- which has been implemented by ZTBL. Copies of circulars issued by ZTBL in compliance of above directives are enclosed:

(i) For Kalat District *vide* circular No. Rd/03/2005 dated 14-11-2005 (Annex-I)

(ii) For Zhob District *vide* circular No. RD/02/2006 dated 30-5-2006 (Annex-II).

Annex-I

ZARAI TARAQIATI BANK LIMITED
Head Office, 1-Faisal Avenue P.O. Box 1400 Islamabad

RECOVERY DIVISION

RECOVERY POLICY AND DEBT CLASSIFICATION DEPARTMENT

Circular No. RD/03/2005 Dated: 14-11-2005

The Regional Manager,
Zarai Taraqiati Bank Limited,
KHUZDAR.

Subject:—RECOVERY RELIEF PACKAGE-2005 ANNOUNCED BY THE PRESIDENT OF PAKISTAN FOR KALAT DISTRICT

In order to implement the PM Directive No. 3 *vide* No. (Annou) B-II/PAW/05 dated 20-6-2005, with reference to relief measures announced by the President of Pakistan on 01-04-2005 a relief of write-off/remission of outstanding amount to the borrowers of ZTBL in Kalat District, who availed loans upto Rs. 500,000/- as of 31-12-2004, has been approved by Bank's Board of Director.

Following terms and conditions shall be observed while implementing the relief package.

1. Recovery Relief package 2005 will be admissible to all the borrowers/ group of borrowers in joint loan cases in Kalat Distt only, who have availed loan upto Rs. 500,000/- in all loan cases disbursed up to 31-12-2004 and are still alive.

2. The settlement process is to be completed/finalized by 31-12-2005 under intimation to the borrowers.

3. No relief is admissible in loan accounts closed prior to issuance of this circular.

4. No refund is admissible in any case.

5. Borrowers with litigation cases against the bank are also eligible for the facility subject to withdrawal of their cases from the courts.

6. The bank will also withdraw the cases from the court against the eligible borrowers to allow the facility.

7. while closing the accounts, following G.L. Heads will be booked for write-off/remission amount with transaction code mentioned against each:—

(i)	Relief amount	G.L. Head	6365 Debit
(ii)	Loan case No. and	G.L. Head with transaction code	20 Credit

8. All cases in Doubtful Loan Ledger (DLL) are also admissible for settlement under Recovery Relief Package-2005.

Sd/-
MUHAMMAD TASNEEM,
Executive Director (REC).

Copy forwarded to:

1. SA/PS to the President, ZTBL, Head Office, Islamabad.
2. All SMT Members/Divisional, Heads/Departmental Heads, ZTBL, Head Office, Islamabad.
3. Director, Audit, ATBL, Quetta.
4. Director Staff College, ZTBL, Islamabad/Karachi.
5. File No. RP&DCD/RP/1 (22)/2005.

Sd/-
MUHAMMAD LATIF SHAD,
Director (RP&DCD).

Annexure-II

ZARAI TARAQIATI BANK LIMITED
HEAD OFFICE, ISLAMABAD
RECOVERY DIVISION

Circular No. RD/2/2006/5030 Dated 30-05-2006

The Zonal Chief,
Zarai Taraqiati Bank of Pakistan,
QUETTA.

SUBJECT.—*Relief Package-2005 Announced by the President of Pakistan for Zohb District on 3rd April, 2005.*

In order to implement the President's Directive conveyed *vide* Prime Minister's Secretariat letter No. F. 3(Anno)/PR/G-1/PAW/05, dated 14-04-2006 regarding Remission/Write off of Loans upto Rs. 5,00,000/- as of 31-12-2004 in Zohb District, following Recovery Relief Package has been approved by the Board of Directors of the Bank with the following terms and conditions which shall be observed while implementin the Relief Package:—

1. President's Recovery Relief Package, 2005 will be admissible to all the borrowers/group of borrowers in joint loan cases in Zohb Distt. only, who have availed loan upto Rs. 5,00,000/- in all loan cases disbursed upto 31-12-2004 and are still alive.

2. The settlement process is to be completed/finalized by 30-06-2006 under intimation ot the borrowers.

3. No relief is admissible in loan accounts closed prior to issuance of this circular.

4. No refund is admissible in any case.

5. Borrowers with litigation cases against the bank are also eligible for the facility subject to withdrawal of their cases from the courts.

6. The bank will also withdraw the cases from the court against the eligible borrowers to allow the facility.

7. While closing the accounts, following G.L. Heads will be booked for write-off/remission amount with transaction code mentioned against each:—

(i)	Relief amount	G.L. Head	6368	Debit
(ii)	Loan Case No. and	G.L. Head with transaction code	20	Credit

Sd/-
(MUHAMMAD TASNEEM)
Executive Vice President (Recovery).

Copy to:

1. PSO/PS to the President, ZTBL, HO, Islamabad.
2. All Members of Senior Management Team, ZTBL, HO, Islamabad.
3. All Divisional/Departmental Heads, ZTBL, HO, Islamabad.
4. Audit Zone/Incharge of Unit in the field.
5. File No. RP&DC/RP/1 (22)/2006.

36. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 19-05-06 at 1.25 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the number of working women hostels in Islamabad and Rawalpindi;

(b) the number of working women whose applications for accommodation in those hostels are pending at present; and

(c) the time by which more hostels will be constructed in Islamabad and Rawalpindi for working women?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) 03

(b) 58

(c) Staff Welfare Organization has planned to construct an additional Block (52 rooms) in the existing hostel. It may take 2 to 4 years for completion subject to approval by the competent forum.

Another Hostel with a planned capacity of 100 Women is being built by an NGO (Business and Professional Women Association, Islamabad) at Rawal town, Islamabad.

37. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 23-05-06 at 10.40 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the amount received by the Government in foreign and Pakistani currency, separately, through privatization of public units and institutions etc. during the last five years with year-wise breakup;

(b) the amount in Pakistani and foreign currency utilized out of the said amount for debt retirement with year-wise break up indicating also the details of debts so retired; and

(c) the amount allocated for poverty alleviation projects out of the said proceeds indicating also the amount utilized out of the same so far and the names of projects on which it was spent?

Mr. Omar Ayub Khan:

DEBT RETIREMENT

(a) The amount received through privatization is as follows:—

(Rs. in Billion)

Year	Privatization Receipts transferred to Govt.
2001-02	8.35
2002-03	11.33
2003-04	11.21
2004-05	28.33
2005-06 April, 06	89.83
Total:	**149.05**

(b) Total amount received through Privatization proceeds is used to retire the debt (90%) or to meet proverty alleviation expenditure (10%) as per requirement of the Privatization Commission Ordinance 2000. Debt retired is far in excess of privatization proceeds. Year-wise debt paid is given below:

Year	Debt Paid (Rs. in Billion)
2001-02	1912.042
2002-03	1239.468
2003-04	1055.178
2004-05	2047.062
2005-06 UptoApril, 06	1196.914

PRO-POOR EXPENDITURE

(c) An amount of Rs. 1402 billion has been spent on pro-poor social sector and poverty related expenditures since 1999-2000. Year wise breakup is at Annex-I. Sectoral breakup for last two financial years 2003-04 and 2004-05 is at Annex-II. As funds are fungible there are no specific projects that can be identified. 10% of privatization proceeds are used to fund pro-poor expenditure overall.

Annexure-I

SOCIAL SECTOR AND POVERTY RELATED EXPENDITURES

(Rs. In million)

S. No.	Years	BUDGETARY	Non Budgetary*
1	1999-00	114,358	**879
2	2000-01	110,305	***13,600
3	2001-02	167,280	7,750
4	2002-03	208,840	14,286
5	2003-04	260,723	12,912
6	2004-05	316,243	9,264
7	2005-06(Q-2)	166,055	
Total:-		**1,343,804**	**58,691**
Grand Total		**1,402,495**	

*Non-Budgetary expenditures include, Zakat, EOBI and Micro credit
**EOBI only
*** Zakat and EOBI only.

Annexure-II

PRSP Expenditures (Rs. In Billions)

Sectors	FY 04-05	FY 03-04
Roads, Highways, Bridges	35.18	22.746
Water Supply & Sanitation	6.53	5.79
Education	116.87	97.69
Health	31.42	27.009
Population Planning	4.57	4.68
Social Security & Welfare	2.03	4.14
Natural calamities	.92	0.53
Irrigation	37.87	22.50
Land Reclamation	2.1	2.01
Rural Development	15.36	18.60
Food Subsidies	5.35	8.51
Law and Order	47.41	39.37
Justice	3.11	2.44
Low Cost Housing	0.318	0.

Village Electrification	4.35	1.422
Food Support Program	2.70	2.80
Tawana Pakistan	.78	.590
Total	316.24	260.878

38. ***Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 24-05-06 at 11.15 a. m)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) *the names, date of appointment, nature of appointment and date of retirement of the Chairman, Member Customs, Member Sales Tax, Member Income Tax, Member (FATE), Member (FRS), Member (Legal), Member (Administration), Member(HR), Member (Audit), Member (Exports), D. G. (Custom Intelligence),D. G. (Audit and Inspection), D. G. (Training) and D. G. (LTUS) working in the Central Board of Revenue indicating also the salary, allowances and other fringe benefits admissible to them; and*

(b) *the names of the said incumbents who are appointed on contract basis indicating also the date of their appointment on contract basis and the date of expiry of contract in each case?*

Mr. Omar Ayub Khan: (a) The requisite information placed at Annex-A.

(b) The requisite information placed at Annex-B.

ANNEX-A

STATEMENT SHOWING NAMES DATE OF APPOINTMENT, NATURE OF APPOINTMENT, DATE OF RETIREMENT INDICATING SALARY ALLOWANCE ETC OF OFFICERS EQUAL TO BS-21 AND BS-22.

S.#.	Name & Designation	Date of present posting	Nature of Appointment	Date of Retirement	Salary	Allowances	Other benefits admissible to them.
1.	Mr. M. Abdullah Yusuf, (SG/BS-22), Secretary, Revenue Division/Chairman, CBR	10-03-2004	Regular	15-03-2008	Rs.40,215/-	Rs.17,236/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
2.	Mr. Shahid Rahim Sheikh (CEG/BS-20). Member (Customs/Exports), CBR	28-07-2005	Regular	01-05-2013	Rs.32,245/-	Rs.15,032/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
3.	Mr. Shahid Ahmad (CEG/BS-21), Member (Sales Tax), CBR	18-08-2003	Regular	03-09-2010	Rs.33,510/-	Rs.15,536/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
4.	Mr. Salman Nabi (SG/BS-21). Member (Direct Taxes), CBR	24-06-2004	Regular	28-03-2008	Rs.34,740/-	Rs.15,858/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.

5.	Mr. Mumtaz Ahmad, Member (Legal), CBR	25-12-2005	Regular	16-11-2006	Rs.34,740/-	Rs.15,858/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
6.	Mr. Usman Khalid Mirza (ITG/BS-21), Director General, Inspection and Internal Audit (DT), Islamabad.	26-01-2005	Regular	07.02.2009	Rs.35,740/-	Rs.14,853/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
7.	Mr. Javed Kazi (CEG/BS-20), Director General, Inspection and Internal Audit (Customs, ST & FE), Islamabad. (look after the work).	19-05-2006	To look after the work.	01-05-2011	Rs.32,245/-	Rs.14,532/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
8.	Mr. Muhammad Munir Qureshi (ITG/BS-21) Director General, Training and Research (Direct Taxes), Islamabad.	05-04-2006	Regular	16-07-2007	Rs.36,970/-	Rs.20,377/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
9.	Mr. Mahmood Alam, (CEG/BS-21) Director General, Training and Research (Customs, ST&FE), Islamabad.	01-04-2006	Regular	20-11-2012	Rs.35,740/-	Rs.28,295/-	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.

10.	Malik Bashir Ahmad (ITG/BS-20), Director General, LTU, Karachi (OPS).	01-08-2005	To look after the work.	04-04-2009	Rs.32245/-	Rs.15032+ Rs.32245 as Internal Job Posting (IJP)	Car = 1 with fuel. Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.
11.	Mr.Umar Farooq, (CEG/BS-21), Director General, LTU, Lahore.	05-10-2005	Regular	04-01-2013	Rs.34740/-	Rs.50256/-	Car = 1 with fuel Telephone (Office/Residence) Residential accommodation.

ANNEX-B

STATEMENT SHOWING NAMES, DATE OF PRESENT POSTING, NATURE OF APPOINTMENT, DATE OF EXPIRY OF CONRACT INDICATING SALARY ALLOWANCE ETC OF OFFICERS APPOINTED ON CONRACT BASIS.

S.#.	Name & Designation	Date of present posting	Nature of Appointment	Date of expiry of contract	Salary	Allowances	Other benefits admissible to them.
1.	Mr. Habib Fakhruddin, Member (FATE), CBR	01-03-2002	Contract	28-02-2008	Rs.130000/-	Rs.56500/-	Car = 1 with fuel. Telephone(Office/Residence) Residential accommodation.
2.	Dr. Ather Maqsood Ahmad, Member (FR&S), CBR.	07-03-2002	Contract	06-03-2008	Rs.130000/-	Rs.56500/-	Car = 1 with fuel. Telephone(Office/Residence) Residential accommodation.
3.	Mr. Mohammad Talha, Member (HRM), CBR	01-11-2005	Contract	31-10-2007	Rs.130000/-	Rs.56500/-	Car = 1 with fuel. Telephone(Office/Residence) Residential accommodation.
4.	Mr. Abdur Razzaq, Member (Audit), CBR	02-05-2006	Contract	01-05-2008	Rs.130000/-	Rs.56500/-	Car = 1 with fuel. Telephone(Office/Residence) Residential accommodation.

5	Maj. General (R) Syed Usman Shah. Director General, Intelligence and Investigation (Customs & Excise), Islamabad.	31-10-2002	Contract	31-10-2006	Rs.34,740/-	Rs.11,819/-	Car = 1 with fuel. Telephone(Office/Residence) Residential accommodation.
6.	Maj. Gen ® Muhammad Yasin, HI(M), Member (Admn), CBR	26-04-2006	Contract	25-04-2008	Salary of BS-21	Allowances admissible to BS-21 officers.	Car = 1 with fuel. Telephone(Office/Residence) Residential accommodation.

+[The Question Hour is over. The remaining questions and their answers are taken as read and placed on the table of the House.]

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Acting Chairman: Thank you Safdar Abbasi sahib, that's all. We go further now.

ہم time سے over shoot کر گئے ہیں، اسی time کا آپ کے لئے کیا تھا، آپ ہی نے وضاحت کی اور آگے بڑھ گئے۔ Thank you very much. Now we go to the leave applications

محترمہ رتنا بھگوان داس چاولہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15 اور 16 جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر محمد ساعد ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 13 اور 14 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: محترمہ سیمین صدیقی صاحبہ ناسازی طبیعت کی بنا پر مورخہ 14 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 13 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سید جاوید علی شاہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 10 تا 15 جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت

منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین : سید جاوید علی شاہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 10 تا 15 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین : ڈاکٹر جاوید لغاری نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15 اور 16جون کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین : ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ 7 سے 16 جون تک کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Acting Chairman: That is the end of Leave applications.

مجھے سب سے پہلے اعوان صاحب point of order کا کہہ کر چلے گئے ہیں۔ سواتی صاحب نے بھی کہا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا : تھوڑا business lay کرنے والا ہے۔ میرا خیال ہے یہ agenda item کر لیں۔ میرے خیال میں یہ دو منٹ کا کام ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اگر ایوان اجازت دے، consensus ہو تو یہ چیزیں lay کر کے I then we come down to points of order. اگر اجازت دے سارا ایوان۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی : جناب چیئرمین ! میں house business کے حوالے سے point of order raise کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : کس کے حوالے سے؟

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، ہاؤس کے business کے حوالے سے جی۔

Mr. Acting Chairman: Yes, please

اگر ہاؤس کے business کے حوالے سے ہے تو please do.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، Question Hour کے بعد تحریک التوا ہوتی ہے اگر اجازت دیں تو میں تحریک التوا پیش کر دوں؟

جناب قائم مقام چیئرمین، میری گزارش ہے کہ وہ میں صرف آپ کی اجازت لے رہا تھا۔

سینیٹر کامل علی آغا، بنگزئی صاحب سے میری گزارش ہے کہ یہ دو تین items ہیں گزشتہ دو تین دن سے agenda پر ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، کر لیں جی، کر لیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، اجازت ہے جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی please.

LAYING OF REPORT OF THE STANDING COMMITTEE ON THE WOMEN DEVELOPMENT

Senator Kamil Ali Agha: On behalf of Senator Mrs. Tahira Latif, Chairman, Standing Committee on Woman Development, I beg to present Report No. 1 of the Committee for the period 25th March, 2005 to 31st March, 2006.

Mr. Acting Chairman: Report stands presented. Item No. 4, Muhammad Ali Brohi Sahib.

LAYING OF REPORT OF THE STANDING COMMITTEE HOUSING AND WORKS, ENVIRONMENT AND URBAN AFFAIRS

Senator Dr. Muhammad Ali Brohi: Thank you Chairman Sahib. I beg to present Report No. 1 of the Standing Committee of Housing and Works, Environment and Urban Affairs for the period 2004 to 2006.

Mr. Acting Chairman: Report stands presented.

میرا خیال ہے Ordinance بھی lay کردیں۔

LAYING OF THE ORDINANCE

THE NADRA, AMENDMENT ORDINANCE, 2006

Senator Kamil Ali Agha: I beg to lay before the Senate the National Database Registration Authority Amendment Ordinance, 2006 (Ordinance No. X of 2006) as required by Clause-2 of Article 89 of Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Acting Chairman: Ordinance stands laid.

میں گزارش کرتا ہوں کہ جنرل صاحب request کر رہے تھے کہ adjournment motion ہے پروفیسر خورشید صاحب کا۔ اگر points of order شروع ہو گئے تو----

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Mr. Chairman! I had requested about a very urgent matter.

Mr. Acting Chairman: Consent of the House please. If Treasury Benches allow, I think we should take up points of order till *Maghrib*.

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Sir, there are a lot of point of orders.

جناب قائم مقام چیئرمین، وزیر صاحب request کر رہے ہیں Chair سے with

the consent of the House کہ ان کا Adjournment Motion لے آئیں۔ وہ بھیپروفیسر صاحب کا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، یا تو پھر جتنے in bulk Adjournment Motions ہیںان کو dispose of کر دیں اور جتنا وقت بچے وہ points of order پر لگا دیں لیکن Sir مغرب تک بہت زیادہ time ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، پھر ایسے کرتے ہیں کامل آغا صاحب اور Leader of the Opposition آپس میں مشورہ کر کے بتا دیں کہ what is convenient? پانچ منٹ کے لیے sitting of the House we can adjourn. ایک منٹ مندوخیل صاحب یہ ذرا final کر دیں Leader of the House۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، بات یہ ہے کہ ہمیں rules کے مطابق جانا چاہیے۔ Adjourned motion ہونا چاہیے۔ جناب والا! پہلے جو آپ نے آرڈیننس lay کروایا۔ اس سے اہم کام جو ہے---

Mr. Acting Chairman: You are absolutely right.

ہاؤس کی consent سے یہ کیا گیا ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، یہ صحیح ہے - یہ ایسے ہوا، لیکن ہمیں یہ طریقہ چھوڑنا چاہیے۔ جو rules میں فراہم ہے اسی کے مطابق ہمیں جانا چاہیے۔

Mr. Acting Chairman: You are absolutely right.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا۔

Mr. Acting Chairman : Thank you , please.

سینیٹر میاں رضا ربانی، میرا یہ سوال ہے کہ adjournment motion کے لیے ویسے آدھا گھنٹا ہے

and we have hardly half an hours right now , between now and *Maghrib*, so we can dispensed with the adjournment motions and then we can

after *Maghrib* take up points of orders till we adjourn because we have not any thing.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل ، Adjournment motion پہلے لیں آئندہ کے لیے بھی مہربانی کریں--

جناب قائم مقام چیئرمین ، کامل علی آغا صاحب اس وقت جنرل صاحب available ہیں- Professor Kurshid is not there.

سینیٹر کامل علی آغا، وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور- کوئی اور move کرلیں-

جناب قائم مقام چیئرمین ، پروفیسر خورشید صاحب کے behalf پر اگر ایجوکیشن کا آپ move کر دیں-تو he has an adjournment motion

میاں رضا ربانی، آپ کی لسٹ پر پہلا کون ہے-

جناب قائم مقام چیئرمین، List میں تو پہلے آئے گا---

سینیٹر کامل علی آغا، وہ تو یہ ہے - item No. 7 ہے-

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جناب چیئرمین ! No.1 is the adjournment motion on Balochistan.

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بالکل-

There is Shahid Bugti Sahib he can move that

سینیٹر کامل علی آغا، میری گزارش سن لیں اگر میں غلط نہیں ہوں تو رضا ربانی صاحب یہ جو ایجنڈا item ہے - adjournment motion آپ پہلے take up کریں-اس کے بعد اگر آدھے گھنٹے میں time ہوگا تو پھر آپ ان میں سے take up کریں-چاہے آدھے میں سارے آپ ختم کر دیں----

سینیٹر میاں رضا ربانی، نہیں سر نہیں ' یہ جو adjournment motion ایجنڈا Item No.7 پر ہے-

This will be taken up at the end of the sitting. Two hours of the end of any sitting. These are those adjournment motions, which are to be admitted or not to be admitted.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Fine, let's go to the next adjournment motion No.1 please. Admissibility be sought please.

Senator Shahid Hassan Bugti: I beg to move on behalf of Mr. Raza Rabbani, Mr. Mohammad Ishaq Dar, Ms. Saadia Abbasi, Mr. Raza Mohammad Raza, Mr. Sanaullah Baloch, Mr. Asfandyar Wali and Dr. Safdar Ali, an adjournment motion to the Senate to adjourn to discuss a news item appearing in the daily "Times" dated the 2nd May, 2006. The said item states that the Government has decided that officers who refuse to serve in Balochistan after the approval of incentive package by the Prime Minister, will be penalized. This is a matter of urgent public importance sir,

Mr. Acting Chairman: Is it being opposed? The Minister concerned may be called to give his point of view. Read out please. Then give statement on admissibility.

ADJOURNMENT MOTION

INCENTIVE PACKAGE BY THE PRIME MINISTER FOR OFFICERS TO SERVE IN BALOCHISTAN

سینیٹر شاہد حسن بگٹی، جناب چیئرمین صاحب! یہ جو ایک News item اخبار میں چھپا تھا بلکہ ایک سے زائد اخبارات میں چھپا تھا۔ جناب! یہ ہمارے ملکی حالات کی عکاسی کرتا ہے کہ یہ سرکاری افسران جو by laws کسی بھی جگہ posting پر جانے سے انکار نہیں کر سکتے

ہیں۔ وہ حالات سے مجبور ہو کر جانے سے انکار کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کیونکہ ان کے انکار کی وجہ وہیہ سمجھتے ہیں کہ وہاں جانے سے وہ اپنے اور اپنی family کے لیے جان کا خطرہ سمجھتے ہیں۔ جناب! آج سے ۳۵ برس پہلے 71ء کے شروع میں بھی more or less یہی حالات ملک کو سامنے کرنے پڑ رہے تھے۔ اس وقت بھی سرکاری افسران نے اپنی ڈیوٹی پر جانے سے انکار کر دیا تھا۔ آج ہو بہو بلوچستان کو انہی حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ۱۹۷۱ء کے سانحے کے بعد اگر ہمارے ارباب اقتدار سر جوڑ کر بیٹھتے اور ملک کے ٹوٹنے کی وجوہات پر غور کرتے اور اس کی روشنی میں پاکستان کے مستقبل کی راہ متعین کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج بلوچستان میں یہ حالات نہ ہوتے۔ ملک ٹوٹ گیا لیکن ہم نے آج تک ذمہ داروں کا تعین نہیں کیا۔ آج تک ہم اپنی اولاد کو یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ ملک توڑنے کے الزام میں کتنے لوگوں کو سزا ہوئی ہے، کتنے لوگوں کو تختہ دار پر لٹکایا گیا ہے یا کتنے لوگوں کو اپنی کمانڈ پوسٹ چھوڑنے، خواتین اور زخمیوں کے لئے مختص ہیلی کاپٹرز پر راہ فرار اختیار کرنے پر کورٹ مارشل کا سامنا کرنا پڑا ہے؟

جناب چیئرمین! بلوچستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ ۶ ماہ سے زائد عرصہ ہو گیا ہے کہ فوجی آپریشن پورے زور و شور سے جاری ہے۔ سینکڑوں افراد شہید ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ جناب! یہ جو فوجی آپریشن شروع کیا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف ان لوگوں کے خلاف شروع ہوا ہے جو بلوچستان کے حقوق کی بات کرتے ہیں، جو صوبائی خود مختاری کی بات کرتے ہیں اور جو تمام صوبوں کے وسائل پر اختیار کی بات کرتے ہیں۔ جناب! بلوچستان وہ بدنصیب خطہ ہے کہ جو دنیا جہاں کے دولت سے مالا مال ہونے کے باوجود ملک کا سب سے پسماندہ صوبہ ہے۔ یہ وہ بدنصیب خطہ ہے جو ملک کا ۴۴ فیصد حصہ ہونے کے باوجود چھوٹا صوبہ کہلاتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دانستہ طور پر ایسے کیا جا رہا ہے تاکہ لوگوں کے ذہن پر یہ نقش کر دیا جائے کہ ہم پسماندہ لوگ ہیں اور ہم چھوٹے صوبوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہمارے منہ میں جو للی پوپ ڈال دیا جائے ہم اس میں لوگوں کے احسان مند رہیں۔

جناب! میں سمجھتا ہوں کہ اگر بلوچستان پر خوشحالی کے اثرات مرتب ہوتے ہیں تو کیا

ان کے اثرات ہندوستان پر اثر انداز ہوتے ہیں' اگر بلوچستان میں خوشحالی کا دور دورہ ہوتا ہے تو کیا اس کے اثرات کسی پڑوسی ملک پر پڑتے ہیں؟ جناب! میں یہاں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا بلوچستان پاکستان کا صوبہ نہیں ہے' کیا بلوچستان کی خوشحالی پاکستان کی خوشحالی نہیں ہے' کیا بلوچستان اس ملک کے سود و زیاں میں شریک نہیں ہے؟ اگر ان تمام سوالوں کا جواب "نہیں" میں ہے تو کیا ہم یہ سمجھنے پر مجبور نہیں ہوں گے کہ بلوچستان کو ایک مفتوحہ کالونی کی طرح trea کیا جا رہا ہے؟

جناب! کافی عرصے سے ہم یہ سنتے آ رہے ہیں اور اس کا بہت بڑے پیمانے پر ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے کہ بلوچستان میں ۱۴۰ ارب روپے کے ترقیاتی کام شروع کیے گئے ہیں۔ جناب! جب ۱۴۰ ارب روپے کا ذکر کیا جاتا ہے تو یوں اس کا ذکر کیا جاتا ہے کہ بلوچستان کے اوپر اور بلوچستان کے عوام کے اوپر کوئی بہت ہی بڑا احسان کیا جا رہا ہے۔ لیکن جناب! یہ ڈھنڈورا پیٹنے والے لوگ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ ۱۹۵۵ سے پاکستان کے ایک ایک چولہے کو جلانے میں بلوچستان کی گیس جلتی رہی ہے۔ یہاں پر کمرشل کنکشنز میں بلوچستان کی گیس جلتی رہی ہے۔ یہاں پر جو انڈسٹریز چل رہی ہیں وہ بلوچستان کی گیس سے چلتی رہی ہیں۔ میں زیادہ پیچھے نہیں جاتا۔ ۱۹۷۳ء سے لے کر ۱۹۹۰ء تک کا جو حساب کیا گیا تھا تو اس وقت تک یعنی ۱۹۹۰ء تک گیس کی مد میں بلوچستان کے مرکز کی طرف ۶۰۰ ارب روپے واجب الادا نکلتے تھے۔ جناب! یہ figures 73 سے لے کر کے 90 تک کے ہیں۔ اب 90 کے بعد سے لے کر آج 2006 تک کا حساب کیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ یہ figures ایک ہزار ارب روپے سے بھی کہیں زائد چلے جائیں گے۔ ہم نے پاکستان کی economy میں ایک ہزار ارب روپے سے زائد کا contribution کیا ہے اور اس کے برعکس Federal Government اپنے resources سے یا resources میں سے کمایا ہوا' اگر بلوچستان میں ایک سو چالیس ارب روپے کی صورت میں خرچ کرتا ہے۔ جناب! یہ ہم پر کوئی احسان نہیں کر رہے ہیں' وہ ہم سے سو روپے لے جا کر اگر دس روپے ہم پر خرچ کر رہے ہیں تو ہم یہ حق رکھتے ہیں کہ اپنے resources پر اپنے اختیار رکھنے کا دعویٰ کریں۔

جناب! گزشتہ دنوں ایک وفاقی وزیر محترم جناب سلیم سیف اللہ صاحب جنہیں اب ایک نیا portfolio دیا گیا ہے یا portfolio create کیا گیا ہے کہ ..ronvincial coordination

جناب! کوئٹہ تشریف لے گئے تھے' انہوں نے وہاں بات کرتے ہوئے یہ کہا کہ وہ صوبائی خودمختاری کی حمایت کرتے ہیں' انہی کی اس statement پر 13 جون کو "DAWN" جیسا ایک leading, ایک موقر جریدہ editorial لکھتا ہے جس کی heading ہے ' Case for Provincial "Autonomy" جناب! آپ اگر مجھے اجازت دیں تو میں اس میں سے relevant جملہ پڑھ کر House کو سناتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Please.

Senator Shahid Hassan Bugti: "Ever since Pakistan came into being inter provincial relations and autonomy have figured as key contentious issues. In fact, the Federal Government's failure to resolve them, has undermined national harmony and even led to the break-up of the country in 1971. The on going conflict in Balochistan and its implications should make the government wake up and address the provincial autonomy issue in right earnest". Sir, "DAWN"

اخبار یہ لکھتا ہے۔

جناب! retired Chief of Army Staff جنرل جہانگیر کرامت یہ کہتا ہے کہ بلوچستان میں اور وزیرستان میں فوجی action کسی بھی طریقے سے سودمند نہیں ہو گا' وہاں extended stay of the Army would not be beneficial for the country. جناب! سیاسی لوگ کہتے ہیں کہ بلوچستان کے حالات ٹھیک نہیں ہیں' اخبارات آپ کے سامنے ہیں۔ اب ایسا کونسا شخص رہ گیا ہے یا کونسا ادارہ رہ گیا ہے جس کے کہنے پر یہ army action بلوچستان میں ہو رہا ہے اور لوگوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ جناب! جھگڑا کہاں سے شروع ہوا ہے' جھگڑا حقوق پر شروع ہوا ہے' اختیارات پر قبضہ کرنے کے بعد۔ آج ہم نہ اپنے سیاسی right کو use کر سکتے ہیں' نہ ہمارے financial matters ہمارے اختیار میں ہیں۔ جناب! یہاں پر حکومت کی اتحادی جماعتوں نے کھل کر یہ کہا کہ صوبوں کو صوبائی خودمختاری دی جائے اور وسائل پر ان کے حق اختیار کو تسلیم کیا جائے۔ جناب! جنرل پرویز مشرف نے خود حب میں جلسہ عام کے دوران یہ

اعلان کیا تھا کہ بلوچوں کے حق حاکمیت کو تسلیم کریں گے۔ جناب! بات یہ ہے کہ تمام چیزوں کو یہ تسلیم کرتے ہیں لیکن عملدرآمد کسی چیز پر نہیں ہوتا۔ پارلیمانی کمیٹی بنائی گئی، میں یہاں پر پارلیمانی committee کی ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہتا ہوں، میں پورے House کی attention چاہتا ہوں کہ دو کمیٹیاں بنائی گئی تھیں، ایک مشاہد حسین صاحب کی سربراہی میں اور وسیم سجاد صاحب کی سربراہی میں بنائی گئی تھیں۔ مشاہد حسین صاحب نے recommendations جو دی تھیں، میں ان تمام recommendations میں سے ایک recommendation کا ذکر کروں گا۔ انہوں نے اپنی recommendations میں سے یہ recommendation حکومت کو دی ہے کہ بلوچستان میں levies کا system بہت پرانا tried and tested system چلا آ رہا ہے۔ لوگوں کو، بلوچستان کے عوام کو اس پر پورا اعتماد ہے اور چونکہ levies system جہاں، جہاں نافذ ہے، وہاں پر crime rate police area کی نسبت بے انتہا کم ہے۔ تو اس کمیٹی کی recommendations تھیں کہ levies system کو جدید دور کے مطابق equip کر کے مزید اختیارات دیے جائیں۔ جناب! اس کے برعکس ان recommendations کا کیا حشر ہوا! بلوچستان میں بڑی تیزی سے تقریباً تمام اضلاع سے Levy Force ختم کر کے ان کو رسوائے زمانہ پولیس کے حوالے کیا جا رہا ہے جس کی کارکردگی سے پورے پاکستان کے عوام عاجز ہیں۔ جناب! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر صوبوں کو خودمختاری دی جائے، ان کے وسائل پر ان کے اختیار کو تسلیم کیا جائے تو اس سے ملک مضبوط ہو گا۔ مشرقی پاکستان ہم سے الگ ہوا، اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ہم نے ان کے حق کو نہیں مانا اور اس کے نتیجے میں پاکستان دولخت ہو گیا۔

Mr. Acting Chairman: I don't like to interrupt but

میرا خیال ہے admissibility پر رضا ربانی صاحب بھی آپ کے اس میں----

Senator Shahid Hassan Bugti: Sir, I will take another minute, thank you.

میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ ایسا ہے جو ہم سمجھتے ہیں کہ it is of prime importance not for the people of Balochistan but for the whole country sir. تو اگر میں پورے

I hope the House would not mind sir. تو House کی اجازت سے ایک، ڈیڑھ منٹ لوں تو جناب! بات تمام صوبوں کے وسائل پر اختیارات کی ہے، مرکز بذات خود کیا چیز ہے؟ مرکز بذات خود کوئی وجود نہیں رکھتا۔ ایک Federation ہے۔ یہ Federation چار federating units کی وجہ سے قائم ہے، آپ ان چار federating units کو اگر ایک لمحے کے لیے ہٹا دیں تو where does the Federation stand? جناب! Federation تو ہوا میں تحلیل ہو جائے گی۔ ایک چھوٹا سا بچہ بھی اس بات کو سمجھتا ہے کہ اگر آپ federating units کو مضبوط کریں تو اس کے نتیجے میں Federation یا ملک خود بخود مضبوط ہو جائے گا۔ ہم طاقت کی مرکزیت نہیں چاہتے، ہم ایک مضبوط مرکز نہیں چاہتے، ہم ایک مضبوط ملک چاہتے ہیں، جس میں عوام کو اپنی رائے دینے کا پورا حق اور اختیار ہو۔ جناب! میں سمجھتا ہوں کہ میری ان باتوں کے بعد ظاہر ہے ان کا right ہے وہ میری باتوں کو غلط ثابت کرنے کو کوشش کریں گے، ان کا حق ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کی باتوں کو غلط ثابت نہیں کریں گے، رضا ربانی صاحب admissibility پر قائل کریں، مقصد یہ ہے۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی، جناب! میں ایک منٹ اور لوں گا، اس کے بعد نہیں بولوں گا۔ گزارش یہ ہے کہ میری یہ دعا ہے کہ میرے جو اندیشے ہیں، خدا کرے وہ غلط ثابت ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں جناب! کہ میں جن issues کی نشاندہی کر رہا ہوں، وہ گلی کوچے کے مسائل نہیں ہیں، جناب! پاکستان کے مستقبل کا فیصلہ ان مسائل سے ہو گا۔ یہ وہ مسائل ہیں کہ جو پاکستان کی بنیاد کو کھوکھلا کرتے چلے جا رہے ہیں، جو نفرت کی دیوار کو بلند کر رہے ہیں۔ جناب! ہمیں ان چیزوں کو address کرنا پڑے گا۔ جناب! اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ نفرت کے بیج بو رہے اس میں مرکزی حکومت is equally at fault کہ اس کے نمائندے بلوچستان میں بیٹھ کر جس قسم کی باتیں کرتے ہیں اور وہ لوگ جو پشتون ہونے کے دعویدار ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اگر فلاں شخص یا فلاں لوگ ہتھیار پھینک دیں تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جناب! میں سمجھتا ہوں کہ ایک پشتون شخص جب اس قسم کی باتیں کرتا ہے تو میں اس کو پشتون تسلیم

نہیں کرتا لیکن اگر وہ پھر بھی پشتون ہونے کا دعویدار ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی نوکری کو طول دینے کے لیے پشتون روایات کو پس پشت ڈال رہا ہے۔ جناب! آخر میں اتنی سی گزارش کرونگا کہ اس طرف بہت ہی senior ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں' وزراء بھی ہیں اور بہت سے حکمرانوں کے confidants بھی ہیں' میری ان سے صرف اتنی گزارش ہو گی کہ جو حکمرانوں کی آنکھ اور کان کا کام کر رہے ہیں' خدارا! ان سے یہ request ہے کہ جب انہیں حکمرانوں کے سامنے ملکی حالات پر بات کرنے کا موقع ملتا ہے یہ حقائق کو نہ چھپائیں۔ وہ باتیں ان کے سامنے نہ کریں جو حکومت یا حکمرانوں کے کانوں کو میٹھی لگیں۔ حقائق ان کے سامنے پیش کریں چاہے وہ کتنے ہی تلخ کیوں نہ ہوں۔ اگر یہ اس میں ناکام رہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ آئین سے اور ملک غداری ہو گی۔ Thank you sir.

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ شاہد بگٹی صاحب ۔ جی رضا ربانی صاحب Please admissibility پر آپ بات کریں ۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I will be very brief, I will just touch on two or three points.

جناب والا! بلوچستان کا مسئلہ صرف political dialogue کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس مسئلے کو جتنا Army operation کے ذریعے سے آگے بڑھایا جائے گا' اتنی ہی پیچیدگیاں مزید بڑھیں گی اور ہم بلوچ leadership کو ایک کونے کے اندر دھکیل رہے ہیں۔ لہذا اگر وفاق کے ساتھ ہم sincere ہیں تو پھر ہمیں یہ نہیں کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! اس بات کا اندازہ اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ حکومت کے اندر یا حکومت کی اپنی مشینری جو ہے وہ بلوچستان کے مسئلے پر کتنی حساس ہے' کیونکہ اس News item اور اس کے ساتھ ایک اور related News item کے مطابق لا تعداد ایسے CSP Officers ہیں جن کے تبادلے بلوچستان میں ہوئے اور انہوں نے بلوچستان جانے سے انکار کر دیا کہ وہاں کے جو حالات ہیں وہ سودمند نہیں ہیں' لہذا ہم وہاں پر نہیں جائیں گے ۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اتنے افسروں نے وہاں اپنی postings پر جانے سے انکار کیا

Establishment Division نے ایک summary move کی Prime Minister کے پاس اور

اس Summary کے اندر انہوں نے یہ کہا کہ بلوچستان جو ہے I will give you the

wordswhich I read " Hard hit area" ہے - اب جب Establishment Division خود

اس بات کو تسلیم کر رہی ہے کہ "Hard hit area" بلوچستان کا ہے تو انہوں نے یہ کہا کہ

جناب! جو perks اور incentives دیئے گئے ہیں

I will just take one second. "According to the package every Officer sent will be promoted under section 10 of the Civil Servants Act 1973, within increase in salary and perks attached to the post provided where there were vacancies".

پھر اس package کے اندر مزید یہ بھی ہے کہ Airfare ان کے آنے اور جانے کا جب ان کی posting وہاں پر ہے over and above their entitlement for their families وہ ان کو دی جائے گی۔

جناب چیئرمین! لیکن باوجود اس کے کہ یہ incentives کا package دیا گیا - افسروں نے پھر بھی وہاں جانے سے انکار کیا اور پھر یہ بات کہی گئی کہ جناب! اب package آنے کے بعد جو افسر refuse کریں گے، ان کو major punishment دی جائے گی۔ And the Establishment Division recommended کہ ان افسروں کو یا تو Officers on Special Duty بنادیا جائے یا ان کو side line کر دیا جائے for the time being. It is stated that 25 officers who had refused to serve in Balochistan were later transfered to other provinces. پچیس افسروں نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ بلوچستان میں جا کر serve کریں - میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ اہمیت کا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ لہذا میری آپ کے through House سے استدعا ہو گی کہ یہ وفاق کا مسئلہ ہے، سینیٹ وفاق کو represent کرتا ہے۔ یہ سروسز کا مسئلہ ہے - یہ inter Federal اور Federation and Provinces کے درمیان ٹرانسفر کا مسئلہ ہے - جس کا direct bearing cognizance سینیٹ کو لینی چاہیے - لہذا آپ کے through میری استدعا ہے کہ ایوان to a date to be

کسی بھی دن، دو گھنٹوں کے لیے adjourned ہو اور اس مسئلے کو take up کرے۔ کیونکہ یہ نہایت اہم public importance کی نوعیت کا مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، From Government Treasury Benches Minister for Parliamentary Affairs please

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، اس پر پھر سوچ لیں۔ آدھ گھنٹہ ہوتا ہے adjournment motion کا اور twenty three minutes ہو گئے ہیں۔ اتنا brief statement ہو گیا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا صاحب! آپ وقت دیکھیں اور جو رولز کہتے ہیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، میں ایوان کی توجہ کے لیے، ایوان کے سامنے یہ لانا چاہتا ہوں کہ جب کوئی سرکاری ملازم نوکری کرنے سے انکار کرتا ہے تو یہ غیر معمولی حالات ہوتے ہیں۔ یہ عام حالات نہیں ہوتے جناب۔ نوکری کے لیے ہمارے لوگ سب کچھ کرنے کو تیار ہیں، لیکن جب وہ انکار کرتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ خاص قسم کے حالات ہیں اور جناب! وہ خاص حالات ایسے ہیں، اب وہاں پر آپ پولیس راج بنا رہے ہیں اور پولیس راج کو وہاں کے تمام عوام نے رد کیا ہے۔ بلا تمیز جتنی پارٹیاں ہیں، جتنے عوام ہیں، انہوں نے جرگوں اور تھانوں اور جلوسوں میں رد کیا ہے، جناب آپ کو علم ہے۔ اب شیرپاؤ صاحب تھانے بنانا چاہتے ہیں، لیکن مجھے یقین ہے جناب کہ وہاں ایک شخص بھی تھانہ قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ آپ دیکھ لیں۔ جناب سترہ تاریخ کو کوئٹہ میں جلسہ ہو گا اور یہ بلوچستان کی تاریخ کا بیمثال جلسہ ہو گا جناب۔ اس میں بلاتمیز تمام لوگوں کی شرکت ہو گی۔ ہم پریس والوں سے کہتے ہیں کہ وہ اس کا تماشا دیکھ لیں۔ اس سے صوبے کے حالات کا اندازہ ہوتا ہے جناب۔ وہاں کے عوام نے جو مطالبات کیے ہیں، سرکاری ملازمین ان مطالبات کو برحق سمجھتے ہیں۔ وہ ان کی تائید کرتے ہیں، ان کو یقین ہے۔ ان کے خاندان ان کو نہیں چھوڑتے کہ وہ ان کے مطالبات کی مخالفت

کریں۔ جناب جب آپ گوادر بزور بنائیں اور وہاں کے تمام عوام اس کے مخالف ہوں' تو کوئی سرکاری ملازم یہ جرات نہیں کرے گا کہ وہاں جائے ۔ جب سو فیصد عوام مخالف ہوں' جب آپ کوئی چھاؤنی بزور قائم کریں اور صوبے کے تمام عوام ، پشتون ، بلوچ بلا تمیز اس کی مخالفت کریں' جب آپ پولیس تھانے بزوربنائیں اور لوگ اس کی مخالفت کریں' ان میں کوئی اختلاف نہ ہو' چاہے وہ ایم ایم اے کا ہو' چاہے وہ پونم کا ہو' کوئی بھی شخص ہو' کسی بھی پارٹی کا' وہاں کے مسلم لیگ کے لوگ اس کی تائید کرتے ہیں ۔ اس پولیس راج کی ، سرکاری پارٹیوں نے اس کی حمایت کی ہے جناب ۔ اب شیرپاؤ صاحب کی مرضی ہے ۔ اگر وہ پولیس راج مسلط کرتے ہیں' اور ملک کے حالات ایسے بنتے ہیں کہ پورا صوبہ ہڑتال پر ہو ۔ جلوس ہوں۔ پہیہ جام ہو۔ قدم جام ہوں جناب۔ تو پھر یہ سرکاریملازم حق بجانب ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں ڈیوٹی پر نہیں جا رہا ۔ اس کے بچے اسے روک لیتے ہیں۔تو جناب یہ غیرمعمولی حالات ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر میں آپ کے توسط سے درخواست کرتاہوں کہ اس کی eligibility کو تسلیم کیا جائے اور اس پر بحث کی جائے ۔جناب یہ بڑی سنگین صورتحال ہے۔ شاہد صاحب نے کہا کہ بنگال سے ہم سبق نہیں سیکھتے' یہ جو جرنیلوں نے کہا ہے' جنرل کرامت' اس کی بات ہم نہیں سمجھتے ' ان باتوں سے ہم کوئی سبق نہیں لیتے تو اس کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ اس صورتحال کا تقاضا ہے' سرکاری ملازمین کا انکار اس کا ثبوت ہے کہ صوبے کے حالات غیرمعمولی ہیں اور غیرمعمولی حالات پر اس نمائندہ ایوان میں ضرور بحث ہو۔ یہ میری درخواست ہے۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Honourable Minister please.

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! محترم جناب رضا ربانی صاحب' محترم جناب سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب ، سینیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ ، سینیٹر رضا محمد رضا صاحب' ثناء اللہ بلوچ صاحب' اسفند یار ولی صاحب ہیں' شاہدحسن بگٹی صاحب ہیں اور ڈاکٹر صفدر علی عباسی صاحب ہیں اس کے .mover سارے ہمارے لیے قابل احترام ہیں اور انہوں نے base کیا ہے یہ "Daily Times کے 2.5.2006 کے ایک news item پر انہوں نے' میں اس کو ضرور پڑھنا چاہوں گا۔

"the Government has decided that officers who refused to serve

in Balochistan after the approval of an incentive package by the Prime Minister will be penalized" sources, told.

یہ sources کیا ہیں

God knows better sources told daily Times, that the Prime Minister had also approved the recommendations of the Establishment Division that officers of all Pakistan Unified Group will face disciplinary action if they refused to serve in Balochistan". Sources said, again sources said, that the major punishment to these defiant officials might face would be demotion, the Establishment Division has also recommended, they be made Officers on Special Duty for a certain duration. Sources said, again sir, sources said that the government had decided that a refusal to serve in Balochistan might lead to suspension of the officer and the departmental inqiury, again sources said that 25 officers who had refused to serve in Balochistan were later transferred to the province last month. These officers told the Establishment Division that they would not serve in Balochistan

because there is hatred against the centre. یہ ذرا sources کی اطلاع دیکھیں-

There is hatred against the centre and non Baloch in the province.

جناب یہ ساری news item جو ہے میری پہلی argument یہ ہے کہ یہ malafide intention پر base کرتی ہے۔ جب تک ان sources کو disclose نہ کیا جائے اور ان کو on the floor of the House بتایا نہ جائے کہ یہ کون سے sources ہیں' اس Adjournment Motion کو discuss نہیں کیا جانا چاہیے کیونکہ under Rule 75, sub rule C,G & J یہ سارے کا سارا معاملہ انتہائی pathetical ہے اور اس کو discuss نہیں کیا جانا چاہیے۔ دوسری صورت' ایک اور صورت ہے discuss ہو سکتا ہے یہ House میں' لیکن پھر اس کو 194 میں

provision میں اس بات کی اجازت موجود ہے کہ ہم اس کو اس طریقے سے discuss کر سکتے ہیں motion, that policy or situation or statement or any othermatter be taken into consideration یہ provision موجود ہے ۔ یہ motion آئے گی adjournment motion نہیں ہے۔ تشویش کسی بات پر ایسے ہی بنا لینا حکومت کو بدنام کرنے کے لئے' یہ کوئی تشویش نہیں ہے۔ یہ enjoyment ہے۔ یہ ایک ذہنی عیاشی ہے کہ کسی بات پر گورنمنٹ کو malign کرنے کے لئے' اس کو کسی بھی صورت میں بدنام کرنے کے لئے اور اپنے political point scoring کے لئے ہم اس کو تشویش بنانے کی کوشش کریں لیکن rules اس کو accept نہیں کرتے۔ جناب چیئرمین! اس صورت میں' میں سمجھتا ہوں اور پھر میں policy discuss نہیں کرنا چاہتا لیکن معزز اراکین نے اس کو اس صورت میں پیش کر دیا ہے تو میں چند الفاظ اس صورت میں بھی کہنا چاہوں گا کہ اس policy میں incentive ہیں penalty نہیں ہے۔ there is no penalty, وزیر اعظم نے اس وجہ سے کہ ہر مرتبہ قومی اسمبلی میں اور سینیٹ میں بھی اپوزیشن کی طرف سے یہ بات کی جاتی ہے کہ وہاں پر سرکاری ملازمین کی shortage ہے' officials وہاں پر نہیں ہیں۔ یہ جناب والا! حالات خراب ہونے کی بات نہیں ہے' یہ رولز کی بات ہے اور رولز کیا ہیں' اس پر rules clear ہیں۔جناب والا! جو Civil Servants Act 1973 ہے اس کے اندر سرکاری ملازمین کے متعلق تمام قواعد و ضوابط موجود ہیں کہ کن شرائط پر نوکری کرنی ہے' کس جگہ پر ان کی posting ہوگی' transfer ہوگی' وہ نہیں جائیں گے' order obey نہیں کریں گے تو ان کے خلاف کیا کارروائی ہوگی' یہ چیز already موجود ہے۔ اس پالیسی میں تو صرف اس شکایت کو دور کرنے کے لیے وزیر اعظم نے کچھ incentives دیے کہ جب آپ وہاں پر جائیں گے' بلوچستان دور ہے' ہمارا پیارا صوبہ ہے' ہمارے ملک کا ایک عظیم خطہ ہے' حصہ ہے۔ اب ہمیں وہاں پر development کرنی ہے' اب وہاں پر پرانی کوتاہیاں نہیں ہو رہیں۔ اب وہاں پر اربوں روپے کے contracts دے رہے ہیں' allocations ہو رہی ہیں۔ بڑے بڑے منصوبے اس صوبے کی ترقی کے لیے بنائے جا رہے ہیں۔ وہاں پر گوادر پورٹ بن رہی ہے تو وہاں پر officials کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے انہوں نے incentive دیا ہے کہ آپ وہاں پر جائیں اور اس صوبے کی ترقی کے کام

کریں جو ultimately اس ملک کی ترقی کا باعث بنے گی اور عوام کی فلاح و بہبود ہوگی' اس کے لیے یہ معاملات کیے ہیں ' آدھا گھنٹہ بھی ختم ہو چکا ہے تو میری اس میں گزارش ہے کہ میں یقینی طور پر یہ بات کہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں تو میں تحریک التواء پڑھ دیتا ہوں at any time after the motion has been made, a member may move that the debate on the motion be adjourned اور اس کے اندر جو ہے کہ یہ کیا چیز ہوگی وہ ساری کی ساری ہر ممبر پر واضح ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو قطعی طور پر under rule 192 نہ لیا جائے ۔ اگر یہ اس پر debate کرنا چاہتے ہیں ' یہ policy matter ہے اس کو 194 میں motion کے طور پر یہ پیش کریں اور انشاء اللہ پھر ہم اس کو مزید discuss کریں گے اور پھر اس ایوان کے اندر اس پر بحث ہو جو طریقہ کار اس میں درج ہے ۔ بہت شکریہ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ Opposition کا point of view in dicate ہو گیا ہے کیونکہ جب آغا صاحب نے اس بات کو admit کر لیا ہے کہ ایک special incentive package دیا گیا ہے تو اس سے ہمارا point of view indicate ہو جاتا ہے۔

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Mr. Chairman sir! this adjournment motion is clearly out of order for the reason that it is based on incorrect facts. The Government has denied this proposition. There is no penalty provided and the incentives are there but without any penalty. But otherwise the law of civil services is there and that takes its course.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

(Interruption)

سینیٹر کامل علی آغا ، جناب والا ! اس کے اندر بالکل penalty نہیں ہے ' incentive ہے ۔ اگر ان کو اس بات پر تشویش ہے کہ اس کے اندر incentives کیوں موجود

ہیں' یہ افسروں کی فلاح و بہبود کے خلاف ہیں تو مجھے بڑا افسوس ہے۔

Mr. Acting Chairman: Agha Sahib, please take your seat. Let's go for *Namaz* also.

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! انہوں نے تشویش اس بات پر ظاہر کی تھی کہ ملازمین کے خلاف penalty رکھی گئی ہے اور وہاں پر حالات بہت خراب ہیں۔ یہ بات بنیادی طور پر اس policy کے اندر نہیں ہے۔ یہ وہاں کے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے policy ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا صاحب بیٹھ جائیں۔

I am giving my ruling please. This is technically a policy matter. Such policy issues can only be discussed by means of a motion under Rule 194 if so desired. Therefore, the adjournment motion is not in order and is ruled out. We adjourn for the *Maghrib* prayers now for half an hour.

[Then the House was adjourned for *Maghrib* prayers.]

(وقفہ نماز مغرب کے بعد ایوان کی کارروائی 7 بج کر پچپن منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام چیئرمین' جناب جان محمد خان جمالی دوبارہ شروع ہوئی)

Mr. Acting Chairman: Babar Sahib, please take the Floor on your Point of Order.

POINT OF ORDER

ARTICLE-189 AND ARTICLE-190

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Mr. Chairman! very humbly I will draw the attention of the Chair to the facts. First of all that in the first opening session of the present term of the Senate of Pakistan, the

issue which I want to raise now on the Point of Order, that was raised before this august House. Mr. Chairman! for that I will be first reading two Articles of the Constitution itself. Mr. Chairman! I draw the attention of your goodself to Article 189 of the Constitution and wanted to read it for your assistance with your goodself. This says "Any decision of the Supreme Court shall, to the extent that it decides a question of law or is based upon or enunciates a principle of law, be binding on all other courts in Pakistan". No. 1.

I read it further in conjunction with Article 190 Mr. Chairman which says; all executive and judicial authority through out Pakistan shall act in aegis to the Supreme Court. Now, by the formulation is that when a judgement is given by the Supreme Court, it is not binding on all the judicial hierarchy in the country rather it is binding on the executive authority of country as well.

The point of order, I wanted to raise before the august House is that then the Margallah Tower case, incidently, I am one of the council for the affectees and other council is Mr. Shariffuddin.

Mr. Acting Chairman: And you mean to say Margallah Tower case?

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Margallah Tower case which is unfortunate incident in this Federal Capital, the honourable Supreme Court of Pakistan was very very kind and gracious to the affectees that they embarked upon this *suo moto* jurisdiction and then of

course the lawyers who were called for the assistance, I happen to be member of that team. And Mr. Chairman, interim order was passed right in the first week of the commencement of those proceedings. Then the interim order said that the CDA shall give, according to the category of the residences provided in the Margallah Tower, the amount in cash or will arrange residence according to the category of the Margallah Tower for the affectees those who have lost their houses in the Tower, they will arrange the accommodation for them or they will give amount equivalent to that, now, this was done for two months. Subsequently a person who is the public servant inccidently and happens to be the Chairman of the CDA which is just a small authority as compared to the apex Court of this country. Now, that Chairman CDA is sitting upon the judgement of the honourable Supreme Court of Pakistan, this is a very unfortunate and untoward situation which cannot be over looked Mr. Chairman. This is one.

Second important issue is that with reference to the affectees of the Margallah Tower, the honourable Supreme Court of Pakistan gave two more directions. Direction No. 2 was, I talked about the direction No. 1, direction No. 2 was that the case expeditiously be tried and people who are responsible for this, the contractors etc., and the CDA employees, they should be booked and trial be fourthwith managed to commence. Now, what is happened and one of the effort which was made by the honourable Supreme Court of Pakistan was that a direction was issued to the Ministry of Interior to contact the Embassy of Pakistan in London and bring home the gentleman who is responsible for this construction, that is

also not complied with Mr. Chairman.

Third unfortunate situation which I must bring to the notice of this august House through your goodself Mr. Chairman, is that the honourable Supreme Court of Pakistan said that the plot underneath of the disaster place will not be sold and the compensation will be provided to them. Now, the people talk of the compensation being given to the affectees of the earthquake. I wanted to ask from the Treasury Benches and if some relevant Minister is here that; had there been even a penny provided to any of the affectees of Margallah disaster? The answer is practically Mr. Chairman, no and I am saying this with full responsibility that none of the affectees of this city has been provided, even a single penny of the compensation amount.

Now, I will be taking another aspect of this issue, it is a very touchy human issue and for photo session lot many people in the initial day, they went there and many people, they did what humanly was possible to lessen their miseries as well both sides are there but unfortunately this issue is now a forgotten issue. What I say like this Mr. Chairman?

جناب والا! میں اس issue پر جو عرض کرنا چاہتا ہوں' وہ اس طرح سے ہے' پہلی بات کہ کیا Chairman CDA Supreme Court of Pakistan کے فیصلے کو پس پشت ڈال کر اسے نظر انداز کرکے' اسے پاؤں تلے روندنے کی جرات کر سکتے ہیں' اگر نہیں تو وزارت قانون نے آج تک کیا کیا ہے اور وزارت داخلہ نے آج تک کیا کیا ہے؟ اپنے ایک functionary کو روکنے کے لئے جو سرکار کا ایک ملازم ہے جو ہمارے taxes میں سے تنخواہ draw کرتا ہے کہ وہ Supreme Court of Pakistan کے فیصلے کے مطابق لوگوں کو پیسے دے۔

گزرتے VIP entourage یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دو شخصیات کی وہ روڈیں جہاں Chairman CDA

ہیں، ان کو beautify کر کے ، he can get away with the Judgement of the Supreme Court of Pakistan, this is a very unfortunate situation Mr. Chairman.

دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ لوگ کوئی بھکاری تھے؟ یہ لوگ بھکاری نہیں تھے، ان کے اپنے خریدے ہوئے apartments تھے، یہ CDA کی غفلت ہے، یہ CDA کے لوگوں کی بے ایمانی تھی اور یہ material ہی ناقص تھا جس وجہ سے قیمتی جانیں بھی ضائع ہوئیں اور لوگوں کے تین تین، ڈھائی ڈھائی، دو دو کروڑ روپے کے apartments زمین بوس ہو گئے۔ اس میں ایک بات اور کہنے والی ہے کہ کیا کسی نے CDA سے بھیک مانگی ہے؟ کیا Chairman, CDA نے اپنی جیب سے دینا ہے؟ کیا CDA affectees پر کوئی احسان کرے گا؟ پوری دنیا سے پیسے، ڈالر اور امداد آئی ہے، پوری دنیا سے امداد دینے والے آئے ہیں۔ Mr.Chairman, میں سمجھتا ہوں کہ اگر Margalla Tower کے متاثرین کو کچھ نہیں ملا تو میں کیسے یقین کروں کہ پہاڑ کی اس جانب بسنے والے لوگ، خواہ ان کا تعلق مظفرآباد، Frontier, یا مری بازیاں سے ہو، ان کو پیسے ملے ہوں گے یا ان تک پیسے پہنچے ہوں گے۔ جناب چیئرمین! یہ ایک انسانی مسئلہ ہے اور میں آپ سے دست بستہ گزارش کرتا ہوں کہ اس کو آپ کسی کمیٹی کے سپرد کریں یا Chairman, CDA کو یہاں پر طلب کیا جائے اور وہ بتائیں کہ ان کی کونسی ایسی حیثیت ہے کہ وہ Supreme Court سے بھی بالا تر شخصیت ہیں، وہ پاکستان کے آئین کے custodian اور اس House سے بھی بالا تر شخصیت ہے۔ وہ Article 189 کو کچھ نہیں سمجھتے اور Article 190 وہ sleeves میں لیے پھرتے ہیں۔

جناب چیئرمین ! میں ایک اور گزارش in addition to what I have already stated آپ کی توجہ کے لیے یہ کرنا چاہوں گا کہ ان کو بلا کر کہا جائے کہ آپ وہ relief جو Supreme Court نے دیا ہے، اگر حکومت کا کوئی ادارہ سو رہا ہے تو میں اس پر افسوس کر سکتا ہوں لیکن وہ relief جو Supreme Court of Pakistan نے دیا ہے، اس سے وہ لوگوں کو کس طرح محروم رکھ سکتے ہیں؟ یہ آپ کی فوری توجہ کے قابل ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے

کہا دوبارہ کہتا ہوں' یہ میرا شہر بھی ہے' یہ آپ کا بھی شہر ہے' آپ یہاں تشریف لاتے ہیں' یہ پارلیمنٹ کا میزبان شہر ہے اور اس میزبان شہر میں مختلف صوبوں کے لوگ بستے تھے' ان مرنے والوں اور affectees میں چاروں صوبوں بلوچستان' فرنٹیئر' unfortunately سندھ اور آزادکشمیر کے لوگ ہیں۔ Foreigners فوت ہوئے' ہم ساری دنیا کو یہ کہتے پھر رہے ہیں کہ ہم نے affectees کے لیے بڑا کام کیا ہے' وہاں پر Egyptians, Japanese اور دوسری nationality کے لوگ بھی تھے' what message Chairman CDA is trying to send to the rest of the world? ان کو حکومت کی کسی national commitment کی پرواہ نہیں ہے۔ ان کو آئین اور Supreme Court of Pakistan کی پرواہ نہیں ہے this is the issue which needs the emergent attention of this august House. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. I would like the Leader of the House to make us wiser on this because this is a decision given by the Supreme Court about Margala Towers.

سینیٹر وسیم سجاد: میں ذرا لیٹ آیا لیکن میں---

Mr. Acting Chairman: Sir, then if you allow

رانجھا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: یہی Margala Towers کے بارے میں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی۔

سینیٹر وسیم سجاد: میں آپ کو بتاؤں کہ مارگلہ ٹاور کا ایک بہت بڑا سانحہ تھا' بہت سے زخمی ہوئے' بہت سوں کی جانیں گئیں' بہت سا نقصان ہوا اور اس میں Supreme Court نے کچھ اقدامات کیے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ Supreme Court کے کسی order کی خلاف ورزی کی کسی کو جرأت نہیں ہے اور کوئی ایسی جرأت کرتا ہے تو Supreme Court کے پاس اختیارات ہیں کہ وہ خود اس سے نمٹ لے۔ لہذا یہ معاملہ چونکہ subjudice ہے' Supreme

Court میں ہے' بہتر ہے کہ Supreme Court ہی اس کو نمٹائے۔ جہاں تک باقی issues کا تعلق ہے جو کہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے اور وہ یہ ہے کہ Supreme Court نے تو فوری طور پر کچھ اقدامات کیے لیکن long term basis پر کہ ان لوگوں کو کیا معاوضہ دینا ہے' آئندہ کے لیے کیا کرنا ہے یہ حکومت کو فیصلہ کرنا چاہئے اور جلد کرنا چاہئے۔ اس کے بارے میں مختلف تجاویز ہیں کہ کس طرح ان کو compensate کیا جائے اور کیا کیا جائے تو میرا خیال ہے حکومت اس کے بارے میں سوچ رہی ہے اور کوئی نہ کوئی فیصلہ کرے گی لیکن جہاں تک Supreme Court کے order کا تعلق ہے' اس کو ضرور implement ہونا چاہیے۔ Supreme Court کرا سکتی ہے' اس کا ہمارے House سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ تو Supreme Court کا اپنا اختیار ہے۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Mr. Chairman! my very learned brother, the Leader of the House has said کہ Supreme Court کے فیصلے پر کسی کی جرأت نہیں ہے کہ وہ عملدرآمد نہ کرے۔ میں آپ کے سامنے پکار کر کہہ رہا ہوں کہ ایک سرکاری ملازم is sitting on the judgement of the Supreme Court, Chairman, CDA اس judgement کو نہیں مانتے اور دوسری بات یہ ہے' یہ ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جناب! ہم اس کو technically tackle کرنے کی کوشش کریں' یہ انسانی مسئلہ ہے اور ہم کہیں کہ Supreme Court میں ہم contempt میں جائیں اور ان کو بلائیں۔ حکومت اس مسئلہ پر کیوں سونا چاہتی ہے۔ جناب چیئرمین! تین دن سے پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر' اس شہر کی بیٹیاں' بیٹے' بچے' بزرگ اور affectees کھڑے ہیں' وہ زمین پر پڑے ہوئے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Baber Sahib, let us make ourselves more wiser, Senator Ranjha Sahib جو legal profession سے تعلق رکھتے ہیں تھوڑا ان سے wise ہونا چاہتا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں

کہ یہ جو بحث ہمارے دوست بابر صاحب کر رہے ہیں اس کے دو پہلو ہیں ۔ he is mixing

apples and potatoes بات کرتے ہیں سپریم کورٹ کی پھر چھلانگ لگاتے ہیں سی ڈی اے

کے اوپر ۔ یہ دو مختلف چیزیں ہیں ۔ پہلے بات کر لیتے ہیں سپریم کورٹ کی پھر بات کریں گے

سی ڈی اے کی ۔ جہاں تک انہوں نے ہمیں آئین پڑھ کر سنایا ' آئین کی دفعات پڑھ کر سنائیں یہ

بتایا کہ ہاں جی تمام ادارے سپریم کورٹ کے تابع ہیں اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں لیکن

سپریم کورٹ جو ہے It is not institution without teeth میں تو کہتا ہوں کونسائی کا لعل

ہے جو سپریم کورٹ کے فیصلے کو نظر انداز کرسکتا ہے ۔ یہاں وہ دفعات پڑھ رہے تھے شاید اس

کے ساتھ دفعہ 204 بھی پڑھ لیتے جہاں سپریم کورٹ کو اختیار ہے کہ جو آدمی اس فیصلے کو نہ

مانے اس کو قید دے سکتے ہیں ۔ یہ تو میرا دل ہی نہیں مانتا کہ ہم یہ بات کہیں کہ سپریم کورٹ

کے فیصلے کو نظرانداز کیا جا رہا ہے ۔ کسی کی حیثیت نہیں ہے کہ وہ ایسا کر سکے ۔ Supreme

Court by itself is custodian of its own judgements and orders. لیکن یہ کہنا کہ

ہاں جی یہ سپریم کورٹ کی توہین ہو رہی ہے ' سپریم کورٹ کی تضحیک ہو رہی ہے ' سپریم کورٹ

کے احکام نہیں مانے جارہے This is a non -issue that should be discussed ہم سب

کہتے ہیں کہ یہ جو زلزلہ آیا اس کے باعث جن لوگوں کا نقصان ہوا توحکومت کا فرض ہے کہ ان

کے نقصان کا ازالہ کرے اور اگر یہ فیصلہ سپریم کورٹ نہ بھی کرے تو کیا پھر حکومت کا فرض

نہیں تھا ۔ میں سمجھتا ہوں یہ دو مختلف issue ہیں ۔ ہمیں سی ڈی اے کو separate لینا چاہیئے

اور اس کو ساتھ منسلک نہیں کرنا چاہیے ۔ گو بابر صاحب بڑے اچھے وکیل ہیں کیوں نہیں اس

بات کو contempt میں لے جاتے سپریم کورٹ میں ۔ What is preventing him to take it

اگر ان کا یہی خیال ہے کہ دونوں چیزیں اکٹھی ہوئی ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے یہاں ایک فیصلہ

ہوتا ہے اس کے عمل کا ایک پہلو ہوتا ہے which can not be implemented

overnight. عدالت نے فیصلہ دیا کہ سود حرام ہے ۔ اس کے بعد کمیشن بیٹھی ' تمام نے فیصلہ

کیا کہ how to be implemented تو اگر اس میں یہ ہو کہ nobody is going to take

any step towards it , then Supreme Court itself can take care of it. میں سمجھتا

ہوں I request Mr. Babar to take up this matter with the Supreme Court,

so that the interest of the citizens of Islamabad is to be protected. Thank you very much sir.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان : جناب چیئرمین ! I want to reply that this is a public issue I will say a few words only. No.1, I am thankful to my friend that he has revealed this thing before me and the House that Supreme Court is not without teeth. No.2 is حکومت اپنی ذمہ داری سے کیسے مبرا ہو سکتی ہے ۔ Article 30 to 38 تک Principles of policy پڑھ لیں۔ ریاست کی ذمہ داری سپریم کورٹ پرنہیں ڈالی جاسکتی۔ میں ان سے agree کرلیتا ہوں for the time being I do not want to enter in this controversy کہ یہ فیصلہ سپریم کورٹ کا ہے ۔ سپریم کورٹ کے دانت ہیں ،نہیں ہیں ، کتنے ہیں ، کیا ہیں ، استعمال ہوتے ہیں ، نہیں ہوتے کیا ہے ۔ اس بحث میں پڑے بغیر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ کسی کی جرأت نہیں ہے ۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ایک جرأت والا آدمی آپ کے ہاں موجود ہے ۔ اس کا نام لینے میں کیا حرج ہے ۔ میں نے اس کا نام لیا ہے وہ چیئرمین سی ڈی اے ہے ۔ اس کے خلاف کچھ کرنے میں کیا حرج ہے ایک بات۔

دوسرا یہ کہتے ہیں کہ یہ non issue ہے مجھے بہت افسوس ہے کہ سینکڑوں جانیں ضائع ہوگئیں ، سینکڑوں لوگوں کے مکانات چلے گئے ۔ حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے Reconstruction, Rehabilitation شروع کی ہوئی ہے۔ اس کا آغاز Federal Capital سے اگر نہیں ہوگا تو جنگل میں رہنے والوں کی بات ہم تک کب پہنچے گی ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ حکومت کا کوئی آدمی اس معزز ایوان میں کھڑا ہو کر یہ بتا دے کہ آپ دس دن میں ان کو پیسے دینے والے ہیں ، آپ آٹھ دن میں ان کو پیسے دینے والے ، آپ چار دن میں ان کو پیسے دینے والے ہیں یہ ساتھ آپ کی وزارت اگلی ہے ، آپ چوبیس گھنٹے میں ان تک پیسے پہنچا سکتے ہیں۔ affectees باہر کھڑے ہیں حکومت یہاں پر بیٹھی ہے ، خزانہ آپ کے پاس بھرا ہوا ہے آپ ان کو کب پیسے دیں گے ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Babar Sahib. Madam Saadia Abbasi

وہ خود legal profession سے ہیں - مائیک بند ہے - جی -

Senator Saadia Abbasi: CDA is paying compensation to the people. People have to be rehabilitated. I think what the Government can do, and they should Mr. Chairman this is not just a simple question of Government just ruling out, you know, compensation. It is a very tragic situation but we have to find a solution to it, and the Government has been sitting on it from a very long time. It is time that the affectee and the Government they sit down and work out the solution to this, because there can be no other solution, other than reconstruction of the flats but that land also has to be utilized for building of other flats, so that the Government can recover the cost of the construction, there is no other way, and if somebody had one bed room flat, they can be given a one bed room, and if they have a three bed room they can be given a three bed room, but that is the only solution, how long can the Government keep paying people 40000, 50000 rupees? It is not possible, and if you look at the affectees and the affectees are all the way to Azad Kashmir, and there hundreds and hundreds of families, they lost homes, their homes have worth crores of rupees, so there has to be meeting of the minds, people have to sit down, they have to try and work out the solution, rather than agitating it for ever and not coming to any conclusive result. Sir, related to earlier and I had requested, and I think you were presiding that day, that

the members of this House would like to be briefed about the activities of the Earthquake Rehabilitation and Reconstruction Authority and those of us, first who are interested, you would like a comprehensive, a thorough briefing, so that we can participate in this process, we are very much interested and this is thesecond time I am requesting you, so I would like you to take this up and arrange a briefing for the Parliamentarians those of us who are interested, so that we can give our in put. We should also know what has been contributed, how it has been spent, because there are hundreds and hundreds of problems. People come to us with their problems, we try to finda solution to them, but that is not the way, there should be a national policy, because this is not something i.e. for one day, one year or two year, this is a matter of reconstruction work over a period of atleast decade, so we would like you to take this up and arrange a briefing for us. Thank you.

Mr. Acting Chairman: I think last speaker is on point of order Mr. Azam Swati Sahib, you want to speak on this. Yes Leader of the House Please.

Senator Wasim Sajjad: I would have no objection to arranging a briefing for the honourable members of the Parliament. The timing of course can be discussed and coordinated, but in principle the Government has no objection to giving the fullest possible and the most comprehensive briefing by the Government on the efforts, which have been carried out with the Earthquake Authority and it will be a welcome sir.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: On a point of order I intend to hail and commend the decision taken by the Apex Court. Knowing my constraint I am not going to dwell on the merits and demerits of the case which is still going to be judged whether or not Privitisation Commission was transparent in their action or not, but I just want to express and share my sentiments with my colleagues, it reminds me anessay recently written by a legal historian, in which what he says that Pakistan is exactly passing through the same phase as United States was two hundred years ago, and what happened, when the parliament went dormant not empowered like we have in Pakistan, one institution came to the rescue, that was judiciary and today I hail because it is just about the time, that the Apex Court should have revived, all these institutions two hundred years ago Murberry vs. Maidicin Chief Justice John Marshall paved the way and inhibited the executive power which was followed by other jurists like Justice Warren, Huge, Brandies, this is just about the time for our courts to be proactive in judicial process through judicial review and make the decision. So, we, sitting in the Parliament, could say to our coming generation that yes, we were empowered. When sitting in this Parliament, you have seen, and many of you have witnessed that even with passing a Resolution with the collaboration of a Federal Minister, we were not able to do anything against a Health Secretary. Again, the same Supreme Court came to rescue, all I can say Mr. Chairman, God bless this Chief Justice andour judicial courts, to helpless revive these institutions,

so that tomorrow we can say to our children, I played my role as a parliamentarian because it was empowered. Thank you very much.

Mr. Acting Chairman: You want to speak, Leader of the House,please.

Senator Wasim Sajjad: The honourable Senator said, he has mentioned the case of Marbury and Madison in the United States. This was the starting point of judicial review in the United States. There was no specific provision for judicial review in the Constitution of America and the American Supreme Court said that the Constitution is a superior document, and ordinary legislation is inferior, therefore, there is conflict between the two which one do we enforce and obviously sir, the answer was, we have to enforce the Constitution. And therefore, if the law is contrary to the Constitution, the Constitution will prevail and the law is ultravires. The law is invalid.

Fortunately sir, we do not have this problem. The Constitution very clearly gives the power of judicial review, we did not need any ruling from any court; the Constitution clearly lays down that the Supreme Court, the High Court, they have the powers of judicial review, they have powers under Article 199, they can set aside any law on the ground that is violative of the Constitution and there are many laws which have been set aside in the history of Pakistan. They can set aside any executive action on the ground that it is against the law, it is irrational, it is illegal, it is improper, it is disproportionate; they can enforce fundamental rights, so Pakistan

law, Pakistan Constitution being a written document has all these provisions, therefore, we can be proud of our Constitution. The Supreme Court of Pakistan has also encouraged public interest litigation where you can directly go to the Supreme Court and matters like, for example, recently, the Supreme Court in the public park in F-7, they said that you should not use it for commercial purposes. They have already halted the making of some new hill station in Murree hill area which are welcome developments and I think the Supreme Court is going on the right line. But we need not, in any way, feel that our courts and or system or our Constitution is in anyway inferior or not functioning properly. No sir. What the Supreme Court of America had to do, we have already done it is there in the Constitution. They had to do it in a difficult way through judicial ruling, our Constitution provides for all that. So, we, I think, are more happily placed.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Our Constitution has been violated under our own eyes. This is one step that the court has taken and has shown us the executive parameters.?

Mr. Acting Chairman: I think this Point of Order has been very well debated after the Leader of the House gave his views. I think my heart palpitates, bleeds as the Leader of the Opposition ....

Senator Mian Raza Rabbani: No sir, with this I will take just one second on something which is very important. Mr Chairman, I would like to draw your attention to yesterday's newspaper and in yesterday's

newspaper,

جناب چیئرمین صاحب! ایک add ہے جو Seventh SAARC Trade Fair کا ہے اور یہ add Karachi Expo Centre میں یہ trade fair ہونا ہے اور اس کے patrons جو ہیں یا جو اس کو organize کروا رہے ہیں وہ Export Promotion Bureau ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نیچے لکھا ہوا ہے Ministry of Commerce, Government of Pakistan. اور اگر آپ دیکھیں تو اس کے ساتھ حکومت پاکستان کی مہر بھی لگی ہوئی ہے۔

اب جناب چیئرمین! اس میں ایک نقشہ دیا ہوا اور اس نقشے کے اندر سارک کے تمام ممالک دیے ہوئے ہیں۔ ان تمام سارک کے ممالک کے مختلف رنگ دیے ہوئے ہیں تاکہ وہ نمایاں ہو جائیں کہ کون سے سارک کے ممالک ہیں۔ اس میں حیرت کی بات یہ نظر آ رہی ہے کہ ہندوستان کا جو نقشہ ہے اور پاکستان کا جو نقشہ ہے اس میں پورا کشمیر' پورا Northern area' پورا گلگت ہندوستان کو دے دیا گیا ہے اور پاکستان کو اس سے کاٹ دیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ اٹلس بھی لے کر آیا ہوں کہ اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو وہ یہ دیکھ لے حالانکہ یہ اٹلس باہر کا چھپا ہے' ہمارا British Atlas ہے لیکن اس میں بھی انہوں نے Occupied Kashmir اور Northern Areas کو مختلف پہلو میں دیا ہے وہ پورے کا پورا chunk جو یہاں پر disputed territory کے طور دیا گیا ہے حکومت پاکستان کے نقشے میں۔ جناب چیئرمین! یہ آپ کے سامنے ہے اور اس نقشے کو میں on the record رکھتا ہوں یہ پورے کا پورا chunk ہندوستان کو دے دیا گیا ہے۔ میرا یہ خیال ہے جناب چیئرمین! یہ قوم کو ذہنی طور پر جنرل مشرف کی وہ regions کی جو تجویز کشمیر کے settlement کے لیے تھی' اس کے لیے تیار کیا جا رہا ہے اور جناب چیئرمین! یہ پہلی دفعہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے بیس اگست 2005 کو بھی میں نے' اسحاق ڈار صاحب نے' صفدر عباسی صاحب نے' سعدیہ عباسی صاحبہ نے' انور بیگ صاحب نے اور عبداللہ ریاڑ صاحب نے ایک اور تحریک التواء move کی تھی اور اس میں بھی یہ تھا کہ Pakistan infrastructure project conference 2005 ہوئی تھی اور اس کانفرنس کے inaugural session میں جنرل مشرف صاحب گئے تھے اور اس کے اندر بھی جو نقشہ شائع کیا گیا اس نقشے میں بھی یہ تمام area دے دیا گیا تھا اور اس کے بعد جواب میں انہوں نے کہا

کہ ہاں جی! یہ ہوا تھا لیکن یہ ہم سے غلطی ہوگئی۔ جناب چیئرمین اتنی بڑی غلطی کہ جس کے اوپر آپ کا اتنا بڑا ڈیفنس بجٹ ہے، جس کے اوپر آپ نے اپنی پوری فارن پالیسی کو base کیا، جس کے اوپر آپ نے اپنی پوری defence policy کو base کیا اس کے نقشے میں اب یہ تبدیلی کیا مطلب رکھتی ہے۔ یہ کل کا اخبار ہے، یہ پچھلے بیس یا پچیس دن کا نہیں ہے۔

Mr. Acting Chairman: We will have a look at it.

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! ہمارے میاں رضا ربانی صاحب لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، ہمیں ان کا بڑا احترام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی حب الوطنی کی اعلیٰ ترین مثال ہے کہ ان کو پاکستان کے لیے اتنا درد ہے اور وہ اتنی باریکی سے پاکستان کو دیکھتے ہیں کہ کہیں کسی طرف ہل نہ جائے۔ الحمد للہ جو میں نے دیکھا ہے وہ پورا پاکستان سبز ہے اور اس کے اندر جو Indian Occupied Kashmir ہے اس کے سوا تمام پورا پاکستان سبز رنگ کے اندر دیا ہوا ہے الحمد للہ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب والا آپ یہ دیکھیں ۔ NWFP کا آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔ Look at this paper.

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! میں عرض کرتا ہوں کہ اس کے باوجود ہم اس کو دیکھتے ہیں کہ اگر کسی نے اس میں ایک لکیر لگانے کی بھی غلطی کی ہے تو ذمہ دار کو انشاء اللہ اس کی سزا ضرور ملے گی۔ ہم پاکستان کے معاملے میں نقشہ کیا ایک لکیر یا پتھر کو بھی ادھر ادھر نہیں ہونے دیں گے۔ میں رضا ربانی کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے تائید کی ہے کہ دفاع کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔ آج قومی اسمبلی میں Health Minister نے ایک مثال دی ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس دنیا سے پردہ فرما رہے تھے تو ان کے گھر میں جلانے کے لیے تیل نہیں تھا۔ میرا تو ایمان یہ ہے کہ ساری دنیا ان کے لیے بنی ہے اور جو وہ خواہش کرتے یا چاہتے وہ ہو جاتا لیکن دنیاوی طور پر ہمیں سمجھانے کے لیے کہ ان کے گھر میں دیا جلانے کے لیے تیل موجود نہیں تھا لیکن پانچ تلواریں موجود تھیں۔ یہ صرف ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے تھا کہ defence کی کیا اہمیت ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر گھر میں تیل بھی نہ ہو لیکن گھر کے

دفاع کے لیے پانچ تلواریں موجود ہونی چاہییں۔ رضا ربانی صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ defence کے بجٹ میں جو increase کی گئی ہے اس میں مزید increase کریں۔ ہم کوشش کریں گے کہ جو بجٹ کو conclude کرے وہ رضا ربانی کی سفارش پر defence کے بجٹ میں اضافہ کرے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ لکریں ہمارے پاکستان کو نہیں ہلا سکتیں اگر کسی نے یہ جسارت کی ہے تو ہم اس کو انجام تک پہنچائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ آغا صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: The Chairman of Export Promotion Bureau is sitting with Mr. Musharraf in Shanghai that is the man who is responsible for this.

Mr. Acting Chairman: He is saying it on the floor of the House

کہ جس کی بھی غلطی ہے اس کو انجام تک پہنچایا جائے گا۔

Senator Muhammad Enver Baig: We demand that that man should be sacked.

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ تو کہہ رہے ہیں۔ جی حمید اللہ آفریدی صاحب۔

Senator Hameedullah Jan Afridi: Thank you very much Mr. Chairman, first of all I will apologize for not being on my own seat and that is in protest against the Senate Secretariat. Sir, we have submitted a written application on 11th May before commencement of the previous session for separate seats in Senate for FATA colleagues but till date we saw nothing on the ground. So, I humbly once again bring to your notice that Senate Secretariat may kindly be instructed to allocate separate seats for the FATA colleagues.

اس پر جناب چیئرمین! بڑی افسوس کی بات ہے 11th May اور 15th June it is
almost more than a month ہمیں پتا نہیں کہ intentionally یا disintentionally
disenfranchise کیا گیا ہے because budget session was on اور وہ کافی اہم اجلاس
ہوتا ہے comparatively باقی سیشن کے، جس میں آدھے فاٹا کا input اس بجٹ سیشن میں
آ ہی نہیں سکا صرف سینیٹ سیکرٹریٹ کی اس غفلت کی وجہ سے اس کے علاوہ آج کل on
and off کافی hot issues ہیں related to tribal areas ہم بار بار یہی check کر رہے تھے
کہ شاید اس درخواست پر کارروائی ہوئی ہو اور ہماری سیٹس کی allocation ہو گئی ہو۔ ہم آکر
چاہے بجٹ regarding ہو یا اور matter ہو اس میں اپنا input دے سکیں۔ میں once
again آپ سے درخواست کروں گا کہ سینیٹ سیکرٹریٹ کو intimate کیا جائے کہ وہ
accordingly ہمارے seats separate جگہ allocate کردیں اور in protest آج ہم پھر
ایک دفعہ اس پر walk out کریں گے۔ اور امید کرتے ہیں کہ tomorrow جب ہم سیشن میں
انشاء اللہ آئیں گے تو یہ کام ہوا ہو گا۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اچھا walk out کرنے سے پہلے میں تھوڑا اس سلسلے
میں عرض کر دوں۔ آپ لوگوں کا معاملہ سارا چیئرمین صاحب کے نوٹس میں ہے۔ He will be
back within two days, the decision is with him. I will request you to wait
for the decision please because he will be back on 19th.

سینیٹر میاں رضا ربانی، کافی دنوں سے یہ سلسلہ چل رہا ہے اور it should
be taken care of expediciously.

Mr. Acting Chairman: I will take my personal interest and let the Chairman come.

کیونکہ ان کی table پر پڑا ہوا ہے۔

Senator Hameedullah Jan Afridi: Sir, it has taken more than a month now.

میری درخواست یہی ہے ' you are in the chair کہ آپ سیکرٹریٹ کو intimate کریں تاکہ by tomorrow ہم آئیں تو انہوں نے separate allocations کر دی ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ ذرا grace اسی میں ہے کہ the matter is before the Chairman already on his desk انہی کو decide کرنے دیں۔

Senator Hameedullah Jan Afridi: This is up to you

ہماری تو یہی request ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نثار میمن صاحب' اس کے بعد اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر نثار اے میمن : بہت بہت شکریہ' جناب چیئرمین! میں آج بہت اہم موضوع پر بات کرنا چاہ رہا ہوں اور اس ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ ان تمام ڈیڑھ کروڑ انسانوں کے لئے جو آج کراچی میں بس رہے ہیں۔ آج کی کراچی کے اخبار نکال کر پڑھیں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ اس میں کل کے لئے 59 موبائل چھینے گئے ہیں' 26 vehicles چھینے گئے ہیں اور اگر اس سلسلے کو ہم دیکھتے ہیں تو یہ چلا ہی جا رہا ہے۔ اب یہ ہمارے گھروں تک' ہمارے خاندانوں تک پہنچ چکا ہے۔ کل کلفٹن میں واردات ہوئی ہے' کراچی کے ہر علاقے میں ہوئی ہے۔ سٹی سکول جو کہ بلوچ کالونی کے برابر میں ہے وہاں پر نہ صرف چھینتے ہوئے واردات ہوئی بلکہ fire کر کے ہلاک بھی کر دیا گیا۔ یہ بڑی تشویشناک حالت ہے جو چند مہینوں سے چل رہی ہے۔ اس نے رفتہ رفتہ اب تیزی لے لی ہے اور آج پھر اگر ہم ٹیلی ویژن دیکھتے ہیں تو اس میں دیکھتے ہیں کہ جیلر بھی مارے گئے ہیں۔ میں یہ چاہوں گا کہ اس اہم واقعے کی طرف' چونکہ کراچی پاکستان کا اہم شہر ہے۔ investment conference شنگھائی میں جب صدر صاحب جاتے ہیں تو وہاں پر اور کئی جگہوں پر جہاں پر پاکستان کو represent کیا جا رہا ہے جب یہ خبریں آتی ہیں تو پاکستان کا image خراب ہوتا ہے۔ ابھی ہمیں چاہیئے کہ آپ Inter Provincial Coordination Minister کو ہدایت کریں کہ وہ فوری طور پر کراچی جائیں اور وہاں کی انتظامیہ سے سمجھنے کی یہ کوشش کریں کہ کیا صورت حال ہے اور اس صورت حال کے لئے حکومت نے کیا واضح اقدامات کیے ہیں۔ حکومت نے یقیناً کئی اقدامات کیے ہوئے ہونگے' اس میں کہیں پیش

رفت بھی ہوگی مگر اس ایوان میں آکر وہ اس کے متعلق بتائیں تاکہ ہمیں اطمینان ہو کہ ڈیڑھ کروڑ انسان جو پاکستان کی دس فیصد کی آبادی ہے۔ جنہوں نے پاکستان کی ترقی میں نمایاں کردار 1947 سے ادا کیا ہے ان کا تحفظ ہو سکے اور پاکستانیوں کا تحفظ ہو۔ دوسرا میرا اشارہ تھا کہ یہاں پر Call Attention Notice ہے اس کو آپ لے رہے ہیں یا اس کو میں point of order پر بتا دوں کہ یہ Call Attention Notice آپ کے سیکرٹریٹ کو accept نہیں کرنا چاہیے تھا مگر کچھ وجوہات ---------

جناب قائم مقام چیئرمین ، میمن صاحب He is bringing it up then. Thank you very much میں صرف ہاؤس کو up date کردوں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی ، میں جناب والا! آپ سے صرف بیس سیکنڈ لوں گا۔ آج کراچی کے اندر سپرنٹنڈنٹ پولیس سمیت چھ آدمی they have been murdered in broad day light. Bambino Cinema, Sadar پر وارادات ہوئی ہے۔ چھ موٹر سائیکلوں پر بارہ لوگ آئے، انہوں نے چھ آدمیوں کو gun down کر دیا ہے۔ جناب والا! آپ اس سے اندازہ کرسکتے ہیں کہ نثار میمن صاحب جو بات کر رہے ہیں کہ کراچی کی کیا صورت حال ہے، میں سمجھتا ہوں کراچی کی صورت حال کا گورنمنٹ کوئی نوٹس نہیں لے رہی۔ میں بالکل نثار میمن صاحب کی بات کو second کروں گا کہ خدا کے واسطے کراچی کا کچھ کریں ورنہ کراچی دن بدن قتل گاہ بنتا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، میڈم یاسمین شاہ میرا خیال ہے کہ اسی سلسلے میں کچھ add کرنا چاہ رہی ہیں۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ ، جناب والا! میرا بھی پوائنٹ آف آرڈر اسی سے related ہے کہ نثار میمن صاحب اور صفدر عباسی صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ کافی عرصہ سے کراچی کے حالات بہت خراب ہیں اور یہ دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ میری آپ کے توسط سے وزارت داخلہ سے گزارش ہے کہ وہ اس میں کیا اقدامات کر رہی ہے کیونکہ اگر سندھ کے حالات سنبھالے نہیں جاتے تو پھر مرکز سے کچھ نہ کچھ interfere کرنا پڑے گا۔ لوگ وہاں پر

بہت پریشان ہیں، گھروں سے نہیں نکل رہے اور دن بدن حالات مزید خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ کچھ نہ کچھ اقدامات ضرور کرنے چاہئیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : لیاقت بنگزئی صاحب۔ بنگزئی صاحب! اسی سلسلے میں comment کرنا چاہیں گے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی : نہیں جی میرا مختلف ہے۔

Mr. Acting Chairman: Then I think prof. Khurshid,

اسحاق ڈار صاحب! آپ بھی اسی سلسلے میں۔

Senator Muhammad Ishaq Dar: No sir,

Mr. Acting Chairman: You are separate. Let us finish this.

میں گزارش کروں گا کہ خاتون سینیٹر تھیں اس لئے میں نے وقت دے دیا۔ I will request you کہ کراچی کے معاملے میں ایک دفعہ مکمل کر کے then I will give the floor to you. جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : شکریہ جناب چیئرمین! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت جو کراچی میں صورت حال ہے وہ نہایت ناگفتہ بہ ہے اور اس کو tolerate کرنا، لوگوں کو افراد کے قتل کا لائسنس دینا ہے لیکن میں یہ بھی کہوں گا کہ کراچی میں اس وقت زیادہ serious صورت حال ہے لیکن راولپنڈی اور اسلام آباد کی صورت حال بھی کچھ کم خراب نہیں ہے۔ آپ پچھلے دو ہفتے کے اخبارات اٹھا کر دیکھ لیں کوئی دن نہیں کہ ڈکیتیاں، اغوا اور قتل نہ ہو یہ صورت حال ہے۔ جناب والا! جو حکومت law and order provide نہیں کر سکتی اسے حکومت میں رہنے کا کوئی اختیار نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، محمد علی بروہی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی، جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ کراچی کی صورت حال پر جس طرح ہمارے معزز ساتھیوں نے کافی بحث کی ہے، میں صرف چند سیکنڈ لوں گا۔ جناب چیئرمین! وزیر داخلہ نے وہاں پر کافی effective اقدامات ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ کراچی کی

صورت حال کافی عرصہ سے خراب ہوتی چلی آئی ہے' اب ماشاء اللہ کافی اچھے طریقے سے' گورنر صاحب' چیف منسٹر سندھ اور تمام منسٹر صاحبان پورے سندھ اور کراچی کی صورت حال کو take up کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جناب والا! وہ بھی دن تھے' پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ تھی' ان کے چیف منسٹر بھی تھے جب مرتضیٰ بھٹو کو دن دیہاڑے قتل کیا گیا تھا' دن دیہاڑے ان کو شہید کیا گیا مگر پھر بھی کچھ نہیں کر سکے۔ ان کی گورنمنٹ تھی' ان کے چیف منسٹر تھے' تمام مرکز بھی ان کے ساتھ تھا۔ اب ایسی صورت حال نہیں ہے جو پہلے کراچی کی صورت حال تھی۔ کراچی کی صورت حال کو خراب کیا جا رہا تھا۔ اس طرح کے بھی عوامل بیٹھے ہیں جو نہیں چاہتے کہ سندھ میں امن ہو' کراچی میں امن ہو' کیونکہ کراچی میں امن ہوگا تو پاکستان مضبوط ہوگا۔ جس طرح وہاں پر سٹی ناظم' جس طرح وہاں پر ہوم منسٹر' جس طرح وہاں پر گورنر سندھ اور چیف منسٹر سندھ steps لے رہے ہیں اور law and order کے حوالے سے بہت اچھے حالات ہیں۔ وہاں بم دھماکے کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نام نہاد جہادی تنظیمیں حالات خراب کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور وہاں پر سب کا نشانہ صرف کراچی سمیت سندھ ہے اس لئے کہ کراچی میں جو ترقی اور جو کام ہو رہا ہے وہ جناب چیئرمین! ۵۷ سال سے کوئی بھی نہ کرسکا جو وہاں پر ابھی جو حکومت ہے وہ کر رہی ہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ نے you have made your point. Thank you very much. اسحاق ڈار صاحب۔

POINT OF ORDER

PROVISION OF SUPPLEMENTARY GRANTS IN BUDGET 2006-2007

سینیٹر محمد اسحاق ڈار : جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ آپ کو یاد ہوگا کہ جب یہاں پر ۷ جون کو بجٹ پر بحث شروع کی تو میں نے اس وقت highlight کیا تھا کہ supplementary grants کی کتاب یہاں ہونی چاہیے۔ منسٹر صاحب نے وقت مانگا اور پھر ان کو تو جو dictation ملتی ہے بے چارے آکر کہہ دیتے ہیں۔ ان کو کہا گیا کہ ۱۵ تاریخ کو ہم یہ release کریں گے۔ آج ۱۵ تاریخ ہے اور کل House prorogue ہو رہا ہے۔ یہ دونوں sides

کو معلوم ہے اور میرے خیال میں یہ ہمارے ساتھ ' اس House کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے کہ جو Supplementary Demands for Grants and Appropriation 2005-2006 کہ یہاں آج آنی چاہیے تھی ------

Mr. Acting Chairman: I want your attention, please.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، وہ جناب ! نہیں دی گئی ۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے ادھر قومی اسمبلی میں آج lay کی یا نہیں ۔ لیکن ماضی کی روایات کو تبدیل کرکے اس کو چھپانا اور ابھی تک اس House میں lay نہ کرنا بہت افسوس ناک ہے ۔ غالباً ایک اخبار میں اس کی کچھ تفصیل چھپ چکی ہے ۔ کتاب اب market میں available ہے ۔ جس نے لینی ہو لے ' میں نے لے لی ہے ۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ یہ ایک سو پچاسی صفحات پر مشتمل ہے جو کہ بہت important کتاب ہے جو کہ آپ کو بتاتی ہے discipline ' کہ آپ نے اس پارلیمنٹ میں کتنا خرچہ allow کیا اگلے سال میں اور کتنا خرچہ ہوا اور اس میں کیا زیادہ خرچ کیا گیا ۔ جناب ! اس میں چونکہ purpose بھی دیا جانا ضروری ہوتا ہے ' میں نے جیسے عرض کیا تھا ۔

جناب چیئرمین! آپ کی توجہ کے لئے اور اپنے دونوں طرف بیٹھے ساتھیوں کے لئے اس کی کچھ چیدہ چیدہ باتیں ' چونکہ میں ایک سو پچاسی صفحات تو پڑھ نہیں سکتا لیکن جو relevant ہیں یہاں وہ میں ریکارڈ پر بھی لانا چاہتا ہوں اور دونوں طرف کے ساتھیوں کے علم میں بھی لانا چاہتا ہوں ۔ اس میں کیا کچھ important items ہیں ۔ کل ہم نے prorogue ہو جانا ہے اور امید ہے کہ کل صبح ہمیں یہ کتاب نہیں ملے گی ۔

جناب! سب سے پہلے تو وزیر صاحبان سے کام شروع ہوتا ہے ۔ یہ allocation 2005-2006 میں کی گئی تھی اس کے علاوہ انہوں نے پندرہ ملین اور خرچ کر دیے ہیں ' اس میں یہ اپنے آپ کو قابو نہیں رکھ سکے ۔ تو حکومت نے پندرہ ملین روپے وفاقی وزراء ' وزرائے مملکت کی pay and allowances میں اپنے بجٹ سے زیادہ خرچ کیے ہیں اور اس کے لئے supplementary grant کی approval مانگی ہے ۔

دوسرا item اور دردناک ہے ۔ یہاں بات defence کے لئے ہو رہی تھی ۔ ضرور

defence کے لئے کریں اگر ضرورت ہے، ہم تو کہتے ہیں ۔ ہم نے تو کہا ہے کہ اگر پاکستان کے defence کے لئے ضرورت ہے تو لو ، صرف یہ ہو کہ یہ بجٹ ان ایوانوں میں discuss ہونا چاہیے۔ خرچوں کا بجٹ، کوئی equipment کا نہیں ۔ تو جناب ! دوسری دردناک بات جو ہے وہ یہ ہے کہ دس مرسڈیز کی import پر duties & taxes چھتیس کروڑ اکسٹھ لاکھ روپے خرچ کیے گئے ہیں۔

Three hundred & sixty six million, Mr. Deputy Chairman. There is a supplementary grant request for the Parliament to approve beyondwhatever allowed to spend 366.1 million rupees, Mr. Deputy Chairman!

اس کے بعد جناب ! دو نئی vehicles P.M.Sectt کے لئے خریدی گئی ہیں۔ سولہ ملین چالیس لاکھ اس پر خرچ کیا گیا ہے ۔ اس کے لئے یہ ایوان سے مانگ رہے ہیں اور جناب ! ذرا اندازہ کیجیے VVIP ایک ، ایک VVIP aircraft ہے جس کے spare parts and maintenance 577.4 million ستاون کروڑ چوہتر لاکھ روپے انہوں نے over spend کیے ہیں۔ 577.4 million Sir, it is not a small amount. یا ستاون کروڑ چوہتر لاکھ روپیہ ، اور جناب! جیسے میں نے عرض کیا تھا کہ ہزاروں کتابوں کا پلندہ کون پڑھ سکتا ہے ۔ جب دیکھا ہے 2006--2007 for on page 354 Mr. Deputy Chairman اس حکومت نے Defence Production Division میں new transport کے لئے 1.396 ارب مانگا ہے ، پچھلے سال اس میں zero expenditure تھا ۔ Look at what we are doing کہ VVIP کے Aircraft کی repair کے لئے ہم نے 57 کروڑ 74 لاکھ روپے ایک سال میں خرچ کئے on this item of expenditure

جناب! یہ عیاشیاں یہاں ختم نہیں ہوتیں ۔ Ministry of Foreign Affairs نے 100 million rupees صدر صاحب کے abroad visit کے لئے extra مانگے ہیں کہ بہت visits ہوئے ہیں ہمیں یہ رقم اور دیں۔ Prime Minister تو پیچھے رہتا ہی نہیں، اس کے لئے 150 million rupees over run یا زیادہ expenditure ہوا، ان کے foreign visit کے لئے

150 million مانگے ہیں - اس کے بعد National Volunteer Movement جو کہ
political stunt ہے ' یہ P.M. Secretariat سے شروع ہوا ہے اور اس وقت بھی
Information Minister اس کے head تھے ' اس پر 40 million rupees خرچ کیے گئے '
یعنی اس میں کوئی provision نہیں تھی اور اس پر 40 million خرچ کیا گیا ہے - NAB's
share in recovery not provided in the Budget 2005-06, 63.4 million کیا یہ کوئی
brokerage ہے ' they are only performing their duties and we are talking of
63.4 million supplementary grant that they should be given and they are
already there for approval. اسی طرح National Academy of Performing Arts
in Karachi کے لئے 50 million مانگا جا رہا ہے - جناب! افسوس ناک بات یہ ہے کہ حبیب
بینک privatize ہوا' اس ہاؤس میں تقریریں ہوئیں' آپ اس کے minutes اٹھا کر دیکھیں کہ
382 million یعنی اس کو 22 ارب میں through کیا گیا- 22 ارب میں بھی last few days
of the process against the speeches in this House ان کو special permission
دی گئی کہ آپ 50% payment کر دیں' ہم آپ کو بنک handover کر دیں گے اور 11
billion rupees لے کر بنک کو handover کر دیا گیا- 11 billion کی instalments کی
گئیں- Sir, the most painful thing is that Ministry of Finance has now
revealed in this book کہ انہوں نے 9 ارب 80 کروڑ روپے حبیب بنک کو tax refund کا
دے دیا ہے- Sir, this is a decade old case, 9 billion, 804 million. جناب! یہ چھوٹی
amount نہیں ہے- ایک ہاتھ سے آپ 11 ارب پکڑ کر بنک پکڑا رہے ہیں اور اس ہاؤس میں
تقریریں ہوتی ہیں کہ اس بنک کو آپ 600 million dollar سے کم میں مت بیچیں' اگر بیچنا
ہے تو ہم guarantee کرتے ہیں Opposition آپ کو assess guarantee کرتی ہے کہ
اس کی قیمت قطعاً 600 million dollar سے کم نہیں ہے- ہم نے اس ہاؤس کو prorogue
کیا' 382 million میں اس کو بیچا' 50% یعنی گیارہ ارب ہاتھ میں لئے اور پاکستان کا اتنا بڑا
national asset ان کے ہاتھ میں پکڑا دیا- آج اس book میں Ministry of Finance یہ
reveal کرتی ہے کہ آپ ہمیں 9 ارب یعنی 804 million دیں- ہم نے چپکے سے اس بنک کو

tax refund کر دیا۔

جناب! یہ tax refund کا case بہت پرانا ہے' میرے زمانے میں بھی تھا اور اس سے پہلے پیپلزپارٹی کے زمانے میں بھی تھا۔ آج جب اتنا سستا بنک دے رہے ہیں' ان کے جو حالات ہیں اس کے مطابق انہوں نے اپنی price لگائی' آپ نے اس کے باوجود پچھلے سال میں 9 ارب' 804 million ' جناب! یہ ایک بڑی بھیانک picture ہے کہ آپ نے حبیب بنک کو 9 billion, 804 million tax refund دیا ہے ۔ اس کے علاوہ subversion cost of the NDFC, 2 billion 868 million کا اس میں موجود ہے ' price differential claim of oil کے لئے 2 billion -------

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب میں عرض کرنا چاہتا ہوں--------

جناب قائم مقام چیئرمین ، وہ تقریر مکمل کر لیں he is also on a point of order.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین ، نیازی صاحب ! وہ point of order پر ہیں please be seated.

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: We are coming to the end of it.

Senator Muhammad Ishaq Dar: My point of order is on the supplementary grant.

جناب! ان کو بٹھائیں' listen and be patient.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Let us be patient. Dar sahib, please address the Chair.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار ، 11 ارب میں دیتے ہیں 9 ارب 80 کروڑ روپے

backdoor سے واپس کر دیے۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Dar sahib, please be patient and complete your point of order.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب! اسی طرح جو soft image of Pakistan campaign میں 126 million extra supplementary grant مانگی گئی ہے۔ 126 million for soft image of Pakistan کو دنیا میں روشناس کرانے کے لئے 12 کروڑ 62 لاکھ روپے۔ اسی طرح IS corps and IS wing کے لئے 850 million extra مانگے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جو ہمارے civil works in the various constituencies sir, there is a system and it is on top of that 1.9 billion ہر parliamentarian کے لیے ایک amount مخصوص ہے اس کے علاوہ 1.9 billion میں subsidy on tariff of gas. It is 4.336 billion. Sir یہ ساری وہ amounts ہیں جو over and above the budget جو approve ہوا تھا اس کے علاوہ ہیں۔ میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے ساتھ share کریں اور کل یہ آپ direct کریں کہ اس ہاؤس کو supplementary grants میں جانے سے پہلے، کیونکہ کل prorogue ہو رہا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Liaqat Bangulzai Sahib.

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی، شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف ہمارے حکمران اپنی عیاشیوں پر نو نو ارب روپے لٹا رہے ہیں اور دوسری طرف ہمارے بلوچستان کا overdraft نو ارب روپے ہے۔ ان کو چاہیے تھا چلو بھر پانی میں ڈوب جاتے۔ جناب چیئرمین! آپ خود اندازہ لگائیں کہ نو ارب روپے انہوں نے صرف اپنی عیاشیوں پر اڑائے ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے انتہائی خوشی ہوتی ہے جب آپ ہمیں time دیتے ہیں۔ یہ کس قدر ہولناک اور افسوس ناک حقیقت ہے، بلکہ میں کہتا ہوں کہ یہ ایک سنگین مذاق ہے کہ ملک

کو بناتے وقت برصغیر کے مسلمانوں کو لا الہ الا اللہ کے نام پر اور اس مقدس اور پاکیزہ نعرے کے حوالے سے ہمیں دھوکا دیا گیا کہ یہاں ہم ایک اسلامی مملکت بنائیں گے۔ یہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامات کو عام کریں گے، یہاں اسلام کو نافذ کریں گے۔

جناب چیئرمین! یہ اخبار آپ کے سامنے ہے۔ آپ اس کو ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ جہاں ہمیں پینے کے لیے پانی نہیں مل رہا وہاں گوادر میں کوڑیوں کے مول شراب بیچنے کے license جاری کیے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ provincial government دیتی ہے میرا خیال ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی، جناب چیئرمین! ہم صوبائی حکومت سے پوچھیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں علم نہیں، مرکز سے پوچھیں تو جواب ملتا ہے صوبے سے پوچھیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں it is a provincial matter میں خود Chief Minister رہا ہوں لیاقت بنگلزئی صاحب Excise Ministry is there and MMA is ally of the Balochistan Government.

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی، نہیں جناب! ایم ایم اے کے Local Government کے Minister نے اس کا انکار کیا ہے، ایک ضلعی ناظم نے اور جناب چیئرمین! دوسری بات، جس خدشہ کا اظہار ہم کل کر رہے تھے کہ ----

جناب قائم مقام چیئرمین، ایک چیز میں notice میں لانا چاہتا ہوں اس کے بعد Call Attention Notice ہے اور اس کے بعد Prof. Khurshid's Adjournment Motion ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی، جناب چیئرمین صاحب! میرا point of order ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی please complete کریں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی، میں باقاعدہ آپ کو ایک ثبوت دے رہا ہوں کہ ابھی آپ دیکھ لیں کہ کل ہم نے Ministry of Health سے request کی تھی کہ آپ جو شیخ زید ہسپتال کا افتتاح کر رہے ہیں اس میں آپ ہمیں باقاعدہ حصہ دے دیں۔ میں اس کو باقاعدہ ہاؤس کے ریکارڈ کا حصہ بنا رہا ہوں جناب۔ اس میں کیا ہے؟ آپ کو بلکہ پورے ایوان کو سن کے

بڑی حیرت ہو گی۔

ملاحظہ فرمائیے جناب چیئرمین! اس میں کل 443 آسامیوں کا ذکر ہے روزنامہ جنگ کوئٹہ میں اور ان کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ گریڈ 17,18,19 and 20 کی کل 180 آسامیاں ہیں جن میں بلوچستان کے حصے میں صرف آٹھ آسامیاں آئی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بنگزئی صاحب کل یہ سوال و جواب میں اس کا نوٹس آیا تھا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، یہ جناب اہمیت کا حامل ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں بالکل میں بھی اس پر آپ کے ساتھ ہوں اس پر اور اس کو Minister for Health کے دفتر میں جا کر settle کریں گے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، اور 263 درجہ چہارم کی آسامیاں ہیں جناب اور ان میں صرف پانچ آسامیاں بلوچستان کی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بالکل وہ ہیں میرے پاس ریکارڈ ہے۔انہوں نے یہ بات مان لی ہے کہ وہاں پر جب lower grade کے لوگ نہیں جائیں گے تو ہم بلوچستان کے لوگ لے لیں گے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: چار ساڑھے چار سو آسامیوں میں ہمیں صرف تیرہ آسامیاں دے کے ٹرخایا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بالکل میں نے دیکھا ہے please. thank you very much. ابھی we come on Call Attention Notice please. Item No.6. دیکھیں نو بج رہے ہیں آپ خود دیکھ لیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، دیکھیں Leader of the House and Leader of the Opposition مشورہ کر لیں کہ کیا کرنا ہے adjourn کرنا ہے for tomorrow. یا مزید چلانا ہے۔ تو کیا adjourn کر دیں؟

سینیٹر میاں رضا ربانی: جی جناب adjourn کر دیں۔

Mr. Acting Chairman: Adjourn.

Senator Mian Raza Rabbani: Adjourn sir,

Mr. Acting Chairman: Then both Leader of the House and Leader of the Opposition,

نے جب adjournment کے لیے consensus دے دیا sense of the House ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب ! ایک دو point of order سن لیں اور اس کے بعد پھر adjourn کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، ایک point of order رضا صاحب کا last وہ کل handle کر لیں گے۔

POINT OF ORDER

WITHDRAWAL OF CHECK POSTS FROM THE HIGHWAYS OF BALOCHISTAN

سینیٹر رضا محمد رضا ، شکریہ۔ جناب چیئرمین ! میرا point of order صوبہ بلوچستان کی highways جو کہ بڑی انٹرنیشنل اور ملکی ہیں - ان پر چیک پوسٹوں کے حوالے سے ہے F C, Coast Guards کے ' ملیشیا کے ' جناب آپ کو علم ہے کہ پارلیمانی کمیٹی کی سفارشات میں یہ طے تھا کہ صوبے میں دو بدنام زمانہ چیک پوسٹ ختم ہوں گے۔اس میں وہ بھتل ختم ہوگا پورے ملک کے شہریوں کی ہر روز بےعزتی کرتے ہیں اور کھلے عام لوٹ مار کرتے ہیں ۔بھتل کی چیک پوسٹ وہ کوسٹ گارڈ کی ہے اور ایک شالا باغ میں ہے 'ان دونوں پر کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔ یہ دونوں بدنام زمانہ چیک پوسٹ اب تک قائم ہیں۔ ہر روز سینکڑوں گاڑیاں ادھر سے گزرتی ہیں اور ہر شہری کی بے عزتی ہوتی ہے - اس کا مال چھینا جاتا ہے لوٹ لیا جاتا ہے اور اس سے سرعام پیسے لیے جاتے ہیں۔ اس ہاؤس میں سو بار اس بارے میں کہا گیا ہے - پارلیمانی کی نے اس کے لیے سفارشات دی ہیں تو میں اس ہاؤس میں متعلقہ منسٹری کی توجہ اس طرح دلاتا ہوں کہ ان دونوں چیک پوسٹوں کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ یہ تمام صوبے کا

فیصلہ تھا اور اس ایوان کی منتخب اور مقرر کردہ پارلیمانی کمیٹی کا فیصلہ تھا۔ جناب بہتل چیک پوسٹ اور شالا باغ چیک پوسٹ جو چمن سے بین الاقوامی شاہراہ پر ہے اور کراچی جیسے منی پاکستان کے لیے پورے صوبے کی ہے بلکہ میں کہوں گا کہ پشتون خواہ اور بلوچستان دونوں کا واحد راستہ ہے ۔جب ہم کراچیجاتے ہیں تو ہم بہتل سے گزرتے ہیں ۔ یہ چیک پوسٹ ناقابل برداشت صورت اختیار کر چکی ہے۔اس چیک پوسٹ کے ذریعے کوئی بھی سفر کرنے کے لیے تیارنہیں ہے اور جو صورت حال ہے اس کا خاتمہ ہونا چاہیے ۔جناب ! میرا یہ point of order ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much,

کمیلی صاحب آج بات کریں گے یا کل ، کل ،اور دوست بھی انشاء اللہ۔

Senator Nisar A Memon: I have a request Mr. Chairman! please note it is not permissible and let me quote a rule, it will take only one minute and you will not have the Minister of Foreign Affairs while that minister has come twice.

Mr. Acting Chairman: Then it will be taken up tomorrow, if he is here then we will take it.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Ok. Tomorrow is Friday. The House is adjourned till 10-00 a.m. the 16th June. 2006

[The House was then adjourned to meet again at 10.a.m on Friday, the 16th June,2006]